عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

۵

جمادی الاولیٰ ۱۴۱۸ھ

ستمبر ۱۹۹۷ء

بیاد مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ ۳۵/۱
۵

قیمت فی شمارہ ۱۰/ روپے
سالانہ ۱۰۰/ روپے
بیرون ملک ۱۰۰۰/ روپے پاکستانی

زیرِ سرپرستی

خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد مدظلہ

پیرِ طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ

نگران اعلیٰ

فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

چیف ایڈیٹر

صاحبزادہ طارق محمود

سب ایڈیٹر

حافظ احمد عثمان شاہد ایڈووکیٹ

سرکولیشن مینجر

رانا محمد طفیل جاوید

مینجر

قاری محمد حفیظ اللہ

رابطہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان

☎ 061 514122
Fex : 061 542277

مجلسِ منتظمہ

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ

صاحبزادہ حافظ محمد عابد ○ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد

مولانا مفتی محمد جمیل خان ○ مولانا بشیر احمد

مولانا محمد اکرم طوفانی ○ مولانا جمال اللہ الحسینی

مولانا خدا بخش شجاع آبادی ○ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا مفتی حفیظ الرحمان ○ مولانا محمد علی صدیقی

مولانا محمد نذر عثمانی ○ مولانا غلام حسین

مولانا فقیر اللہ اختر ○ چوہدری محمد اقبال

مولانا قاضی احسان احمد ○ مولانا غلام مصطفیٰ

ناشر:- صاحبزادہ طارق محمود، مطبع: تشکیل پرنٹرز ملتان، مقام اشاعت:- جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترتیب

۷ ستمبر یوم ختم نبوت	اداریہ	۳
قادیانی شبہات کے جوابات	ادارہ	۷
گولڈن جوبلی کے موقع پر قائداعظم کا قوم سے خطاب	ابو ٹیپو خالد	۱۱
قادیانیوں کے عقائد	مولانا محمد شریف جالندھریؒ	۱۴
حضرت مولانا محمد یوسف بنوری	ادارہ	۲۰
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	۲۷
اکابر کے خطوط	ادارہ	۳۹
تبصرہ کتب	قاضی احسان احمد	۴۵
چہل حدیث	مولانا محمد طیب	۴۷

اداریہ

7 ستمبر / یوم ختم نبوت

یوم ختم نبوت

7ستمبر کا دن ہماری قومی تاریخ میں دوہری اہمیت کا حامل ہے۔ 1974ء میں اسی دن قادیانیوں کو وقت کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر ایک آئینی ترمیم کے ذریعہ غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا۔ قادیانیوں کو ان کے مذہبی' دینی اور معاشرتی تشخص کی بناء پر مسلمانوں سے الگ قوم قرار دینا ضروری تھا۔ کیونکہ ان کے قول و فعل اور عمل نے ثابت کر دکھایا کہ وہ (قادیانی) بہر طور مسلمانوں سے علیحدہ قوم ہیں۔ ان کے عقائد مسلمانوں کے عقائد سے متصادم ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی خانہ ساز نبوت پر ایمان اور اس کے مختلف دعاوی پر یقین کے بعد وہ بلاشبہ ایسی امت کا درجہ رکھتے ہیں جن کا ملت اسلامیہ سے کوئی تعلق نہیں۔ الگ دین الگ مذہب اور الگ قوم کی بناء پر قادیانیوں کو مسلمانوں کی صفوں سے نکال کر ان کے حقیقی مقام پر کھڑا کرنا دنیا بھر کے مسلمانوں کا اخلاقی' شرعی' دینی فریضہ اور قانونی حق تھا۔

قادیانیوں کو محض عصبیت یا انا کی بنیاد پر غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دیا گیا۔ منبر و محراب سے قادیانیت پر لگنے والے کفر کے فتوی کو عوامی نمائندوں کے ایوان میں ثابت کیا گیا۔ قادیانی جماعت یہ دعوی نہیں کر سکتی کہ انہیں ملاؤں کی یورش یا جبرو اکرہ سے غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے۔ قادیانی جماعت کے آنجہانی سربراہ مرزا ناصر اور ان کے معاونین کو اپنا موقف پیش کرنے کا نہ صرف موقع دیا گیا بلکہ انہیں اپنے مذہبی عقائد کی وضاحت کرنے کی مکمل آزادی بھی دی گئی۔ قومی اسمبلی میں سابق اٹارنی جنرل یحیٰی بختیار کے ذریعہ کئی روز تک مرزا ناصر پر جرح جاری رہی۔ اس طرح قادیانی جماعت کے سربراہ براہ راست رکن علماء کی نقد جرح کی بوچھاڑ سے بھی محفوظ رہے۔ لطف کی بات یہ کہ قادیانیوں کو اس قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ جنہیں قادیانی جماعت 1970ء میں "نصرت جہاں فنڈ" کے علاوہ اپنے پورے جماعتی وسائل کے ذریعہ برسراقتدار لائی تھی۔

پارلیمنٹ کے علاوہ مختلف عدالتوں میں بھی قادیانیت کے کفر کی تصدیق کی گئی۔ اور انہیں مسلمانوں سے الگ قوم قرار دیا گیا۔ مقدمہ بہاولپور سے لے کر وفاقی شرعی عدالت تک اور لوور کورٹس سے لے کر سپریم کورٹ تک ہر عدالت نے قادیانیت کے کفر پر مہر تصدیق ثبت کی۔ رابطہ عالم اسلامی' موتمر اسلامی جیسی انٹرنیشنل تنظیموں کے علاوہ دنیا بھر کے اسلامی ملکوں کے علماء اور زعما کا مطالبہ تھا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا

جائے۔

یہ کامیابی محنت' پیہم جدوجہد اور قربانی و ایثار کی مرہون منت ہے۔ مسلمانوں نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے میں بے مثال قربانیاں دیں۔ اس فتنہ کی سرکوبی کے نوے سالہ تحریک اور تاریخ کا کوئی باب ایسا نہیں جس سے شہدائے ختم نبوت کے لہو کی خوشبو کی مہک نہ آتی ہو۔ صرف 1953ء کی تحریک ختم نبوت میں دس ہزار عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناموس رسالت کی خاطر اپنے خون کا نذرانہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ختم نبوت کا آفاقی عقیدہ امت کے لئے اس لحاظ سے باعث رحمت رہا ہے کہ وہ اتحاد امت کا ضامن ہے۔ ماضی گواہ ہے کہ ختم نبوت کی تحریکوں میں مختلف مکاتب فکر کے راہنماؤں نے تمام فروعی اختلافات بھلا کر اتحاد بین المسلمین کا مظاہرہ کیا۔ یہ انفرادیت اور اعزاز صرف ختم نبوت کے پلیٹ فارم کو حاصل ہے کہ بریلوی' دیوبندی' اہلحدیث اور اہل تشیع تمام تر اختلافات کے باوجود اتحاد و اتفاق اور یگانگت کا گلدستہ بن گئے۔ ختم نبوت کی تحریکوں میں اتحاد کے ایسے روح پرور اور ایمان افروز مناظر دیکھے گئے۔ جن کا آج تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ قادیانی گروہ ایک طویل جدوجہد کے بعد غیر مسلم اقلیت قرار پایا۔ تو یہ صرف امت کے وسیع تر اتحاد کا نتیجہ تھا آج بھی قادیانیت کے ناسور کا مقابلہ اسی اتحاد و اتفاق کے ذریعہ ممکن ہے۔ کیونکہ قادیانی جماعت کو تمام اسلام دشمن قوتوں بالخصوص یہود و ہنود کی پشت پناہی حاصل ہے۔

۲ ستمبر کا دن ہماری قومی تاریخ میں ملکی دفاع کے حوالہ سے دوہری اہمیت کا حامل ہے۔ ستمبر 1965ء کی پاک بھارت جنگ میں ہماری مسلح افواج نے جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کرتے ہوئے نہ صرف دشمن کو دندان شکن جواب دیا۔ بلکہ جرات و شجاعت استقامت و استقلال اور قربانی کی ایسی تاریخ رقم کی جسے رہتی دنیا تک یاد رکھا جائے گا۔ پاکستان ایک خالصتاً" نظریاتی مملکت ہے جسے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر حاصل کیا گیا۔ اس کے حصول کے لئے ہزاروں جانوں کے نذرانے پیش کئے گئے۔ بدقسمتی سے ہماری جغرافیائی سرحدوں کے اتنے دشمن نہیں جتنے نظریاتی سرحدوں کے دشمن اسے نقصان پہنچانے کے درپے ہیں۔ قادیانی گروہ ہماری جغرافیائی و نظریاتی دونوں سرحدوں کا دشمن ہے۔ اکھنڈ بھارت قادیانی جماعت کا الہامی عقیدہ ہے۔ اور اس پر ان کا ایمان ہے۔ قادیانی جماعت نے پاکستان کو روز اول سے ہی تسلیم نہیں کیا۔ قادیانی جماعت نہ وطن سے اور نہ ہی وطن کی مٹی سے محبت کرتے ہیں۔ وہ تو اپنے مردے بھی امانتاً" دفن کرتے ہیں اکھنڈ بھارت بننے کے بعد وہ اپنے مردے بہشتی قبرستان قادیان میں منتقل کرنا چاہتے ہیں۔ کیا قادیانی جماعت کے موجودہ سربراہ مرزا طاہر اس حقیقت سے انکار کرنے کی جرات رکھتے ہیں؟

دنیا میں صرف دو ہی نظریاتی ملک ہیں۔ ایک پاکستان دوسرا اسرائیل۔۔ جسے ہم عالم اسلام اور اسلام کا دشمن نمبر1 سمجھتے ہیں۔ اسرائیل کے نام سے مسلمانوں کو گھن آتی ہے۔ کیونکہ وہ ہمارا ازلی دشمن ہے۔ قادیانی جماعت کے اسرائیل سے تعلقات' روابط' مراسم کسی سے ڈھکے چھپے نہیں۔۔ اس بارے میں دستاویزی ثبوت منظر عام پر ہیں۔

مسئلہ ٹ پہ چھپانے والے مرزا طاہر احمد اس عنوان پر ذرا بول کر تو دکھائیں۔۔۔۔ ان کی خود ساختہ

جلاوطنی ایک فراڈ ہے۔ کیا وہ سمجھتے ہیں کہ ان کی جماعت اور ربوہ کے قادیانی اندر خانہ حقیقت کو نہیں سمجھتے؟

7ر ستمبر ہماری تاریخ کا روشن ترین دن ہے۔ یہ شاعر اسلام علامہ اقبال کے مطالبہ کو تسلیم کئے جانے کا دن ہے۔ یہ سید انور شاہ کاشمیری کے خوابوں کی تعبیر کا دن ہے۔ یہ شہدائے ختم نبوت کے خون سے رنگ لانے کا دن ہے۔ یہ خانہ ساز نبوت کے خرمن کر خاکستر بنانے کا دن ہے۔ 7ر ستمبر کو یوم ختم نبوت کے طور پر منایا جائے۔ ہمارا حکومت سے مطالبہ ہے کہ 7ر ستمبر کو تعطیل عام کی جائے۔ تاکہ عام لوگ اس دن کی حقیقت سے آگاہ ہو سکیں۔

مولانا قاری شہاب الدینؒ انتقال فرماگئے

سلسلہ نقشبندیہ کے روحانی بزرگ‘ عالم دین‘ حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلوی قدس سرہ کے خلیفہ مجاز‘ مدرسہ امینیہ سرگودھا کے بانی و مدیر‘ اور ہزاروں دلوں کی دھڑکن حضرت مولانا قاری شہاب الدینؒ ۲۹ اور ۳۰ جولائی کی درمیانی شب رحلت فرمائے عالم آخرت ہوئے۔ ان للہ وانا الیہ راجعون ان اللہ ما اخذ ولہ ما اعطی وکل عندہ باجل مسمی قاری صاحب ایک عرصہ سے وجع قلب کے مریض چلے آرہے تھے اور اس سے پیشتر کئی بار ان پر اس مرض کا حملہ ہو چکا تھا مگر ۲۹۔۳۰ جولائی کی درمیانی شب کا حملہ جان لیوا ثابت ہوا۔ قاری صاحب نہایت کم آمیز و کم گو اور خاموش طبع تھے۔ شہرت و ناموری سے کوسوں دور تقویٰ و طہارت میں اپنے اسلاف و اکابر کی روایات کے امین تھے۔ قاری صاحب کا زمانہ طالب علمی سے سرگودھا سے تعلق شروع ہوا اور تادم واپسی قائم رہا۔ قاری صاحب قریب قریب ۱۹۶۳ء میں جامع مسجد بلاک نمبر ۱ سرگودھا میں واقع جامعہ سراج العلوم میں درجہ سابعہ یعنی مشکوۃ شریف کی تعلیم کے لئے داخل ہوئے تو اسی اثناء میں سرگودھا کے بلاک ۱۶ کی جامع مسجد سے حضرت مولانا وفاء اللہ صاحب فاضل دیوبند نے امام و خطابت سے معذرت کر لی ان کی جگہ حضرت مولانا قاری شہاب الدین صاحب کو جو ابھی مشکوۃ کے طالب علم تھے‘ بحیثیت امام و خطیب مقرر کیا گیا۔ حضرت قاری صاحب نے نہ صرف اپنے اساتذہ کے اعتماد کو بحال رکھا بلکہ علاقہ کی فضاء بدل دی اور رفتہ رفتہ قاری صاحب کی طرف لوگوں کا رجوع بڑھنا شروع ہوا۔

اسی اثناء میں جامعہ سراج العلوم کے شیخ الحدیث اور جامعہ امینیہ دہلی کے سابق شیخ الحدیث حضرت مولانا خدا بخش بھیروی نے جامعہ سراج العلوم سے استعفیٰ دے کر از راہ شفقت اپنے لائق و فائق شاگرد کے ہاں تشریف لے گئے۔ قاری صاحب نے ان کی تشریف آوری کو غنیمت سمجھا اور مدرسہ امینیہ دہلی کے نام پر مدرسہ امینیہ سرگودھا کے نام سے ایک دینی درسگاہ قائم فرمائی‘ جس کے وہ خود مہتمم اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما حضرت مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی صاحب ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے‘ ان دو اکابر نے ۱۹۶۳ء سے ۱۹۷۴ء تک مل کر گلشن نبوی کی خوب خوب آبیاری کی اور تعلیم و تدریس کے میدان میں مدرسہ کو اپنے علاقہ کے معیاری مدارس کی صف میں لاکھڑا کیا۔ تاآنکہ ربوہ اسٹیشن پر قادیانی غنڈوں نے نہتے مسلمان طلبہ پر حملہ کیا‘

ملکی حالات کا دھارا یکسر بدل گیا اور حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی نے مدرسہ کی تدریس و نظامت پر ناموس رسالت کے تحفظ کی خدمت کو ترجیح دی اور اپنی خدمات مکمل طور پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سپرد کردیں۔ مدرسہ کے ساتھ باقاعدہ تدریس و نظامت کے تعلق کے بجائے تاحیات سرپرستی اور مشاورت کا تعلق برقرار رکھنے کے وعدہ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ تبلیغ کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے لی اور سرگودھا کے قادیانی جغادریوں کو ناکوں چنے چبوادیئے۔ اب سرگودھا میں مدرسہ امینیہ کے ساتھ ساتھ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھی دین و اشاعت دین میں ایک مضبوط قوت بن کر سامنے آگئی۔ اللہ تعالی ان کو اور تمام دینی قوتوں' اداروں' اور مراکز کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی سے سرفراز فرمائے اور شرو فتن سے محفوظ فرمائے۔ (آمین)

قاری صاحب کی ۳ صاجزادیاں اور ایک صاجزادہ ہے مرحوم کے اکلوتے بیٹے جناب مولوی محمد ہارون صاحب جو ابھی زیر تعلیم ہیں اور مشکوۃ شریف تک تعلیم مکمل کرچکے ہیں' شوریٰ نے انہیں مولانا کا جانشین اور مدرسہ کا مہتمم مقرر کیا ہے۔ اللہ تعالی اسے اپنے والد بزرگوار صاحبؒ کے اس لگائے ہوئے پودے کو سرسبزو شاداب اور آباد رکھنے کی توفیق بخشے اور ادارہ کو ہر طرح کی ترقیات سے نوازے۔ (آمین)

ادارہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا موصوف کے تمام پسماندگان' مریدین اور متعلقین کے غم میں برابر کا شریک ہے' اور اپنے بزرگ راہنما جناب مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب سے بھی تعزیت کرتا ہے کہ وہ ایک مخلص دوست اور رفیق کار اور دینی امور میں معاون و مددگار سے بلکہ دست و بازو سے محروم ہوگئے۔ اللہ تعالی حضرت قاری صاحب کی زندگی بھر کی لغزشوں سے درگزر فرماکر عفو و کرم کا معاملہ فرمادیں اور ان کے پسماندگان کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمادیں۔ (آمین)

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت باغبانپورہ گوجرانوالہ

امیر: حاجی عبدالمنان صاحب' ناظم: مہر محمد ارشد صاحب' ناظم تبلیغ: قاری اعجاز احمد صاحب' ناظم نشرواشاعت: ڈاکٹر افتخار شاہد صاحب' خازن: ملک محمد سعید صاحب' نمائندہ مجلس عمومی: مہر محمد ارشد صاحب

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوٹلہ رحیم علی شاہ تحصیل جتوئی

امیر: حضرت مولانا خدا بخش صاحب' ناظم: ابو اسامہ مولانا محمد اجمل صاحب' ناظم تبلیغ: مولانا حاجی احمد صاحب' ناظم نشرواشاعت: ماسٹر اشفاق الرحمٰن صاحب' خازن: مفتی محمد صدیق صاحب' نمائندہ مجلس عمومی: حضرت مولانا خدا بخش صاحب' ابو اسامہ محمد اجمل صاحب

ادارہ

قادیانی شبہات کے جوابات

سوال نمبر ۱۳

کیا عیسیٰ علیہ السلام جب دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو اس سے ختم نبوت کی مہر ٹوٹ جائے گی ان کی تشریف آوری ختم نبوت کے منافی ہے حضور سرور کائنات ﷺ نے مسلم شریف کی روایت کے مطابق تین دفعہ فرمایا کہ عیسی نبی اللہ تشریف لائیں گے۔ تو حضور ﷺ کی ختم نبوت کے بعد نبی اللہ کا تشریف لانا یہ ختم نبوت کے منافی ہے۔

جواب: عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ تشریف آوری اور مرزا قادیانی کے دعوی نبوت میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور ان دونوں باتوں کو باہمی خلط ملط کرنا انصاف کا خون کرنا ہے۔ خاتم النبیین ﷺ کا تقاضا مفہوم و معنی یہ ہے کہ رحمت عالم ﷺ کے بعد کوئی شخص نبی یا رسول نہیں بنایا جائے گا نبوت و رسالت کسی کو نہیں ملے گی۔ بخلاف عیسیٰ علیہ السلام کے کہ وہ حضور علیہ السلام سے پہلے کے نبی اور رسول ہیں ان کو آپ ﷺ سے پہلے نبوت اور رسالت مل چکی ہے اس لئے ان کی تشریف آوری ختم نبوت کے منافی نہیں۔ کشاف، تفسیر ابی سعود، روح المعانی، مدارک شرح مواہب لزرقانی میں ہے معنی کونہ آخر الانبیاء ای لا ینبأ احد بعدہ و عیسی ممن نبی قبلہ۔

یعنی آخر الانبیاء ہونے کے معنی یہ ہیں کہ حضور علیہ السلام کے بعد کوئی شخص نبی نہ بنایا جائے گا جبکہ عیسیٰ علیہ السلام ان نبیوں میں سے ہیں جن کو منصب نبوت آنحضرت ﷺ سے پہلے عطا کیا جاچکا ہے اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی شخص نئے سرے سے منصب نبوت پر فائز نہیں ہوسکتا۔

اب مرزا قادیانی کے کیس پر غور کریں کہ اس نے چودھویں صدی میں نبوت کا دعوی کیا تو اس کا دعوی نبوت رحمت عالم ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے بعد ہے لہذا یہ نہ صرف غلط بلکہ ختم نبوت کے منافی ہے۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت کرنا آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق کہ جو شخص میرے بعد دعوی کرے گا دجال و کذاب ہوگا۔ (ترمذی۔ ابو داؤد۔ مشکوٰۃ کتاب الفتن) یہ دجل و کذب پر مبنی ہے یہ ہر دو علیحدہ علیحدہ امر ہیں ان کو باہمی خلط ملط نہیں کیا جاسکتا۔

اصل بات یہ ہے کہ آنحضور ﷺ کے بعد کسی کو نبی یا رسول متعین کر کے مبعوث نہ کیا جائے گا۔ اور کوئی بھی فرد آکر حسب سابق یہ نہیں کہے گا کہ انی رسول من رب العالمین یا خدا اسے کہے انا ارسلنا چنانچہ جب مسیح آئینگے تو آکر کوئی دعوی یا اعلان نہیں کرینگے۔ بلکہ جب آپ نازل ہوں گے تو آپ کو پہچان لیا جائے گا۔ نہ کوئی اعلان و اظہار نہ کوئی دعوی و بیان، نہ مباحثہ و مباہلہ، نہ کوئی دلیل و حجت، کچھ نہیں ہوگا بخلاف قادیانی کے یہاں سب کچھ ہوا۔ مرزا

نے کہا کہ مجھے وحی ہوئی مجھے اللہ تعالیٰ نے کہا کہ انا ارسلنا احمد الی قومہ تو یہ سراسر دجل کذب اور ختم نبوت کے منافی ہے۔

سوال نمبر ۱۴

عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ تشریف آوری کے بعد نبی ہوں گے یا نہ؟ اگر ہوں گے تو پھر یہ ختم نبوت کے خلاف ہے اگر نبی نہ ہوں تو پھر کیا وہ نبوت سے معزول ہو جائیں گے؟

جواب: عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ تشریف آوری بحیثیت حضور علیہ السلام کے امتی اور خلیفہ کے ہوگی یعنی امت محمدیہ ﷺ کی طرف نبی بن کر تشریف نہ لائیں گے کیونکہ وہ صرف بنی اسرائیل کے نبی تھے جس پر قرآن شریف کی آیت رسولا الی بنی اسرائیل ۳/۴۹ دلالت کرتی ہے آپ ﷺ کی بعثت کافہ وعامہ کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کی یہ ڈیوٹی ختم ہو گئی اس لیئے وہ صرف امتی اور خلیفہ ہوں گے۔ بخاری شریف ج ۱ ص ۴۹۰ مسلم شریف ج ۱ ص ۸۸ پر ہے کہ:۔ ان ینزل فیکم عیسی ابن مریم حکماً مقسطاً

اور ابن عساکر میں ہے لا انبیاء و رسولاً انہ خلیفتی فی امتی من بعدی کہ میری امت میں میرے خلیفہ ہوں گے۔ تشریف آوری کے وقت وہ امت محمدیہ کی طرف نبی اور رسول بن کر تشریف نہ لائیں گے۔ بلکہ خلیفہ و امام ہوں گے۔ اس لئے ان کی تشریف آوری سے ختم نبوت کی خلاف ورزی لازم نہ آئے گی۔ باقی رہا یہ کہ وہ کیا نبوت سے معزول ہو جائیں گے۔ یہ بھی غلط ہے وہ نبوت سے معزول نہ ہوں گے بلکہ دوبارہ تشریف آوری کے بعد نبی اللہ ہونے کے باوجود ان کی ڈیوٹی بدل جائے گی جیسے پاکستان کے صدر مملکت لغاری صاحب اس پاکستان کے سربراہ ہیں اگر وہ برطانیہ تشریف لے جائیں تو صدر مملکت پاکستان ہونے کے باوجود برطانیہ تشریف لے جانے پر ان کو برطانیہ کے قانون کی پابندی لازم ہے۔ حالانکہ وہ صدر مملکت ہیں مگر وہاں جا کر ان کی حیثیت صدر مملکت ہونے کے باوجود مہمان کی ہوگی۔ اس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے زمانہ میں جو ان کی نبوت کا پیریڈ تھا اس میں وہ نبی تھے کل جب وہ حضور علیہ السلام کی امت میں تشریف لائیں گے تو نبی ہونے کے باوجود حضور علیہ السلام کے زمانہ نبوت میں ان کی حیثیت امتی و خلیفہ کی ہوگی اب وہ نہ نبوت سے معزول ہوئے نہ ان کے تشریف لانے سے ختم نبوت پر حرف آیا۔

سوال نمبر ۱۵

عیسیٰ علیہ السلام جب تشریف لائیں گے کس شریعت پر عمل کریں گے۔ اپنی شریعت پر یا حضور علیہ السلام کی شریعت پر؟

جواب:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد امتی ہونے کی حیثیت سے ہے تو ظاہر ہے کہ وہ حضور علیہ السلام کی شریعت پر عمل کریں گے۔ اس لئے ہمارے عقائد کی کتابوں میں ہے بحکم بشرعنا لا بشرعہ کہ وہ ہماری یعنی امت محمدیہ ﷺ کی شریعت کے مطابق حکم کریں گے اور خود بھی عمل پیرا ہوں گے نہ کہ اپنی شریعت پر۔ قرآن مجید میں ہے کہ اللہ رب العزت قیامت کے روز حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اپنے انعامات کا ذکر فرمائیں گے۔ اذ علمتک الکتاب والحکمۃ والتوراۃ والانجیل۔ (القرآن) کتاب و حکمت سے مراد قرآن و سنت ہے جیسا کہ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اسکی مثالیں موجود ہیں) اب ظاہر ہے کہ تورات اور انجیل یہ تو ضرورت تھی ان کو اس وقت کی جب آپ

رسولاً الی بنی اسرائیل تھے۔ دوبارہ نزول من السماء پر منجانب اللہ کتاب و سنت سکھایا جائیگا۔ امت محمدیہ ﷺ کی قیادت و سیادت رہنمائی کے لئے۔ وہ کسی فرد بشر امتی سے قرآن و سنت نہیں پڑھینگے۔ مگر چونکہ ضرورت ہوگی اس لئے منجانب اللہ اسکا اہتمام کیا جائے گا۔ اس لئے وہ جب دوبارہ تشریف لائیں گے تو نبی ہونے کے باوجود ڈیوٹی بدل جائے گی۔ پہلے نبی شریعت موسوی پر عمل پیرا تھے۔ اب شریعت محمدیہ کے علمبردار ہوں گے۔

سوال نمبر ۱۶

کیا وہ شریعت محمدیہ آکر کسی سے پڑھیں گے یا ان کو وحی ہوگی اگر وحی ہوگی تو وحی کا دروازہ بند نہ ہوا؟

جواب:۔ نبی دنیا میں کسی کا شاگرد نہیں ہوتا نبی کو تعلیم و تبلیغ خود اللہ رب العزت فرماتے ہیں۔ (مرزا قادیانی کے جھوٹے ہونے کی ایک یہ بھی دلیل ہے۔ کہ وہ ایک نہیں کئی استادوں کے شاگرد تھے۔ جن میں مولوی فضل الٰہی مولوی فضل احمد اور گل علی شیعہ بطور خاص مشہور ہیں جیسا کہ سیرت المہدی ج ۱ ص ۲۵۱ میں مذکور ہے۔) نبی دنیا میں کسی کا شاگرد نہیں ہوتا اسلامی تعلیمات اور دیگر کتب کی رو سے تو یہ ممکن ہے کہ ایک نبی دوسرے نبی سے بحکم و بمصلحت خداوندی چند خاص امور کی تفسیر و وضاحت کے لئے جائے مگر ایک نبی دنیا میں کسی غیر نبی کے دروازہ پر علم کی تحصیل کے لئے جائے تو اس سے بڑھ کر نبی اور نبوت کی اور زیادہ توہین نہیں ہو سکتی۔ اس لئے کہ نبی معلم اللناس ہوتا نہ کہ متعلم من الناس

مرزا قادیانی کا دوسروں کے دروازوں پر تحصیل علم کے لئے زانوائے تلمذ تہہ کرنا اس کے جھوٹے ہونے کے لئے کافی ہے اور مختاری کے امتحان میں فیل ہونا اس کی عزت میں اضافہ نہیں کرتا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چونکہ اللہ کے نبی ہیں وہ دوبارہ نازل ہو کر کسی سے قرآن و حدیث یا شریعت محمدیہ کی تعلیم حاصل کریں یہ ناممکن اور ہمارے عقائد کے خلاف ہے۔ ان کے لئے قرآن و سنت کی تعلیم کا اللہ کی طرف سے ہونا خود قرآن میں مذکور ہے۔

واذعلمتک الکتاب والحکمته (سورہ آل عمران رکوع ۲)

باقی رہا یہ سوال کہ کیا ان پر وحی نازل ہوگی تو جناب ان پر وحی نبوت نہ ہوگی وحی نبوت کا دروازہ امت محمدیہ ﷺ پر بند ہے۔ تو پھر ان کو شریعت محمدیہ کا علم کیسے ہوگا؟ اس کا اہتمام اللہ رب العزت کے ذمہ ہے۔ اس اہتمام اور ان کی تعلیم کے لئے وحی نبوت نہ ہوگی، بلکہ الہام کشف مبشرات القاء، علم لدنی ہے بے شمار قدرت کے ذرائع ہیں جن کے ذریعہ اللہ رب العزت ان کو شریعت محمدیہ کی تعلیم کا اہتمام فرمادیں گے۔ قادیانی بے فکر رہیں نہ وحی نبوت کی ضرورت ہے نہ کسی کے دروازے پر زانوائے تلمذ تہہ کر کے نبوت کو مذاق بنانے کی۔ قدرت کی طرف سے اس کا اہتمام ہوگا قرآن مجید میں صراحتاً ہے کہ وحی نبوت کے علاوہ اور بھی وحی کے اقسام ہیں مثلاً واذا وحینا الی ام موسی (سورہ طٰہٰ رکوع ۲) یا جیسے واوحینا الی النحل ظاہر ہے کہ ام موسیٰ کی طرف یا نحل کی طرف وحی ہونے کے باوجود وہ وحی نبوت نہ تھی پس قرآن کی ان آیات سے ثابت ہوا کہ وحی نبوت کے علاوہ بھی وحی ہے۔

سوال نمبر ۱۷

قادیانی کہتے ہیں کہ آپ کے عقیدہ کے مطابق عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو وہ زمین پر فرشتوں کے ذریعہ آئیں

گے۔ اور پھر مینار سے آگے ان کے لئے سیڑھی لائی جائے گی کیا جو خدا ان کو مینار تک لایا ہے وہ صحن تک لانے پر قادر نہیں؟

جواب:۔ قدرت و حکمت میں فرق سمجھیں قدرت علیحدہ چیز ہے حکمت علیحدہ چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحن پر لانے پر بھی قادر ہیں ۔ یہ قدرت کے خلاف نہیں مگر حکمت اسی میں ہے کہ ان کو مینار تک تو فرشتوں کے ذریعہ لایا جائے،آگے مسلمان ان کو خود سیڑھی لے کر مینار سے اتاریں۔ اس میں دو حکمتیں نظر آتی ہیں۔ مشکوٰۃ شریف ص ۵۳۷ باب المعجزات کی متفق علیہ روایت کے مطابق نبی علیہ السلام سے جنگ حدیبیہ میں جب مسلمانوں کے لشکر میں پانی ختم ہوگیا۔ صحابہ کرام رضؓ نے اپنی پریشانی کا ذکر کیا رحمت عالم ﷺ نے فرمایا کہ برتنوں میں سے بچا کچھا پانی اکٹھا کرکے لائیں، ایک پیالے میں پانی لایا گیا۔ آپ نے پیالہ کے جمع شدہ پانی میں ہاتھ مبارک ڈال دیئے۔ جس سے پانچوں انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہوگئے۔ آپ ﷺ پیالہ میں جمع شدہ پانی میں ہاتھ ڈال کرامت کو سبق دے رہے تھے۔ کہ جو انسان کی ہمت میں ہے وہ خود کرے جہاں انسان کی ہمت جواب دے جائے، وہاں سے پھر انسان کو قدرت خداوندی پر نظر رکھنی چاہیئے۔ بعینہٖ اسی طرح مینار سے اوپر آسمانوں تک انسان کی طاقت نہیں چلتی جہاں انسان کی طاقت کام نہیں کرسکتی وہاں خدا تعالیٰ کی قدرت کام کرے گی جہاں پر انسان کی طاقت چل سکتی ہے وہ مینار سے نیچے سیڑھی لگا کر اپنی طاقت کو استعمال کریں گے دوسری حکمت یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو ہم اپنے ہاتھوں سے اتاریں گے خود سیڑھی لائیں گے تاکہ مسلمانوں کو یقین ہو کہ سچا مسیح وہ ہے جس کے لئے ہم سیڑھی لائیں گے اپنے ہاتھوں سے اتاریں گے جو قادیان میں ماں کے پیٹ سے پیدا ہو کر کہتا ہے کہ میں مسیح ہوں جھوٹ بولتا ہے۔

جب مسیح علیہ السلام تشریف لائیں گے تو آسمان سے نازل ہوں گے۔ جبکہ مرزا قادیانی ماں کے پیٹ سے نکلا۔ مسیح علیہ السلام کی تشریف آوری کے وقت دو فرشتے ان کے ساتھ ہوں گے۔ جبکہ مرزا قادیانی کی ماں کے پاس دائی تھی۔ مسیح علیہ السلام تشریف آوری پر ایسے محسوس ہوں گے جیسے غسل کرکے آئے ہوں۔ جبکہ مرزا قادیانی نفاس کے خون میں لت پت تھا۔ مسیح علیہ السلام نے تشریف آوری کے وقت احرام کی دو چادریں پہن رکھی ہونگی جبکہ مرزا قادیانی پیدائش کے وقت الف ننگا تھا۔ مسیح علیہ السلام تشریف آوری کے وقت خوش و خرم ہوں گے۔ جبکہ مرزا قادیانی پیدائش کے وقت چیں چیں کرتا ہوا نکلا۔ غرضیکہ مرزا قادیانی کے آنے کو حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ کسی بھی قسم کی کوئی مشابہت و مماثلت نہیں تو پھر اسے کیسے سچا سمجھ لیا جائے۔

ضروری اعلان

بعض دوست ماہنامہ لولاک کی ایجنسی یا سالانہ خریداری کی رقم ماہنامہ لولاک کے نام ڈرافٹ یا چیک بھیج دیتے ہیں۔ ان سے درخواست ہے کہ لولاک کا علیحدہ ہم نے کھاتہ نہیں کھولا۔ ڈرافٹ یا چیک مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام آنا چاہئے۔ خط میں صراحت کردیں کہ یہ رقم لولاک کی ہے۔ ضروری ہے۔ شکریہ

(ادارہ)

گولڈن جوبلی کے موقع پر قائداعظمؒ کا قوم سے خطاب

میرے عزیز ہم وطنو! السلام علیکم

آج میں تاریخ کے ایک ایسے موقع پر آپ سے مخاطب ہو رہا ہوں جب آپ لوگ پاکستان کی گولڈن جوبلی کا جشن منا رہے ہیں۔ اس موقع پر میں آپ سے چند ضروری باتیں کرنا چاہتا ہوں تاکہ ان ساری غلط فہمیوں کا ازالہ کیا جا سکے جو پاکستان کے مقصد تخلیق کے حوالے سے آج کل ملک میں پھیلائی جا رہی ہیں۔ آپ کو یاد ہو گا کہ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کا پہلا اجلاس جو 11 اگست 1947ء کو ہوا تھا۔ اس اجلاس میں' میں نے کہا تھا کہ

"آپ اپنے مندروں کو جانے میں آزاد ہیں۔ اپنی مسجدوں میں جانے کو آزاد ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہندو' ہندو نہیں رہے گا اور مسلمان' مسلمان نہیں رہے گا۔ مذہبی طور پر نہیں بلکہ سیاسی طور پر یعنی یہ کہ سب کے لیے سیاسی آزادی ہو گی۔"

مگر میری اس تقریر کو غلط معنی پہنائے گئے اور کہا گیا کہ قائداعظمؒ نے دو قومی نظریہ کو خیرباد کہہ دیا تھا' حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ یہ ایک وعدہ اور معاہدہ کی بات تھی جو میں نے ہندوستان اور پاکستان میں اقلیتوں کے تحفظ کے سلسلہ میں کی تھی۔ یہ بیان میں نے دستور ساز اسمبلی میں شامل ان ہندو ممبران کے لیے بھی دیا تھا جن کو خدشہ تھا کہ شاید انہیں اسلامی ریاست میں آزادی میسر نہیں ہو گی۔

پاکستان کا حصول کس طرح ہوا؟ اس راہ میں کن کن مصیبتوں سے گزرنا پڑا؟ یہ ایک المناک داستان ہے۔ یہ سب قربانیاں صرف اور صرف اسلام کی سربلندی کے لیے دی گئی تھیں۔ میں لندن میں پر آسائش زندگی بسر کر رہا تھا' میں اسے چھوڑ کر انڈیا صرف اور صرف اس لیے چلا آیا تھا کہ یہاں اسلامی مملکت کے قیام کے لیے کوشش کروں۔ پاکستان دو قومی نظریہ کی بنیاد پر حاصل کیا گیا۔ یہ زمین کا ایک ٹکڑا حاصل کرنے کے لیے نہیں بنایا گیا تھا بلکہ یہ اسلیے بنایا گیا تھا کہ اس میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی حکمرانی ہو اور یہ اسلامی مملکت عالم اسلام کی پشت پناہ ثابت ہو۔ جن لوگوں نے 25 جنوری 1948 کو کراچی بار ایسوی ایشن کی تقریب میں شرکت کی تھی' ان کو یاد ہو گا کہ میں نے اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ

"میں ان لوگوں کی بات نہیں سمجھ سکا جو دیدہ دانستہ اور شرارت سے پراپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں کہ پاکستان کا دستور شریعت کی بنیاد پر نہیں بنایا جائے گا۔ اسلام کے اصول' عام زندگی میں آج بھی اسی طرح قابل اطلاق ہیں جس طرح تیرہ سو سال پہلے تھے۔ ایسے لوگ بدقسمتی سے گمراہ ہو چکے ہیں۔"

میں نے نومبر 1939ء کو عیدالفطر کے موقع پر بمبئی کے مسلمانوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا واضح طور پر کہہ دیا تھا کہ

"مسلمانو! ہمارا پروگرام قرآن پاک میں موجود ہے۔ ہم مسلمانوں کو لازم ہے کہ قرآن پاک کو غور سے پڑھیں اور قرآنی پروگرام کے ہوتے ہوئے مسلم لیگ مسلمانوں کے سامنے کوئی دوسرا پروگرام پیش نہیں کر سکتی۔"

میں نے شاہی دربار سبی بلوچستان میں 14 فروری 1948ء کو تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ

"میرا ایمان ہے کہ ہماری نجات کا واحد ذریعہ ان زریں اصولوں پر مشتمل ضابطہ حیات پر عمل کرنا ہے جو ہمارے عظیم' واضع قانون دان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ہمارے لیے قائم کر رکھا ہے۔"

16 فروری 1948ء کو ایک امریکی نامہ نگار مجھ سے ملنے آئے' اس کو انٹرویو دیتے ہوئے میں نے کہا تھا کہ

"پاکستان کا دستور ابھی بننا ہے اور یہ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی بنائے گی۔ مجھے نہیں معلوم کہ اس دستور کی شکل و ہیئت کیا ہوگی لیکن اتنا یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ جمہوری نوعیت اور اسلام کے بنیادی اصولوں پر مشتمل ہوگا۔ ان اصولوں کا اطلاق آج کی عملی زندگی پر بھی اسی طرح ہو سکتا ہے جس طرح تیرہ سو سال پہلے ہوا تھا۔"

میں نے اپنی تقریروں میں بارہا یہ کہا تھا کہ

"ہم نے پاکستان کا مطالبہ محض ایک زمین کا ٹکڑا حاصل کرنے کے لیے نہیں کیا تھا بلکہ ہم یہاں ایک تجربہ گاہ حاصل کرنا چاہتے ہیں جہاں ہم اسلامی اصولوں کے مطابق زندگی گزار سکیں۔ اگر اسلامی حکومت قائم کرنے کے لیے ایک میز کے برابر بھی جگہ ملی تو مجھے قابل قبول ہوگی۔"

جون 1948ء کو کراچی بار ایسوسی ایشن سے خطاب کے موقع پر جب مجھ سے پاکستان کے آئین کے بارے میں سوال کیا گیا تو میرا جواب یہ تھا کہ

"میں کون ہوں آئین و قانون بنانے والا۔ ہمارا آئین و قانون آج سے تیرہ سو سال پہلے ہادی برحق حضرت محمد ﷺ نے دیا تھا اور شریعت محمدی ﷺ نہ باسی ہوئی اور نہ بوسیدہ بلکہ اسی طرح تر و تازہ ہے جیسی کہ تیرہ سو سال پہلے تھی، میں اس کے نفاذ، تعمیل اور اتباع کی کوشش کروں گا۔"

1943ء میں مسلم لیگ کے اجلاس دہلی کے موقع پر پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے میں نے کہا تھا کہ

"قومی اسمبلی میں مسلمان نمائندوں کی اکثریت ہوگی۔ آپ ان سے کیا توقع رکھتے ہیں، کیا وہ غیر اسلامی قوانین نافذ کریں گے؟"

26 نومبر 1946ء کو میں نے کہا تھا

"میرا ایمان ہے کہ قرآن و سنت کے زندہ و جاوید قانون پر مبنی ریاست پاکستان دنیا کی بہترین ریاست ہوگی ۔۔۔۔۔۔ مجھے علامہ اقبالؒ سے پورا اتفاق ہے کہ دنیا کے تمام مسائل کا حل اسلام سے بہتر کہیں نہیں ملتا۔"

اس کے علاوہ بھی میرے بہت سے بیانات ایسے ہیں جن سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ میں پاکستان کو اسلامی ریاست بنانا چاہتا تھا نہ کہ سیکولر سٹیٹ۔

میرے خیال کے مطابق بھارت، اسرائیل، امریکہ، برطانیہ اور جرمنی سمیت بعض دوسرے اسلام دشمن ممالک پاکستان میں حقوق انسانی کی خلاف ورزیوں کا زہریلا پروپیگنڈا کرنے میں مصروف ہیں حالانکہ یہ سب لوگ حقوق انسانی کے دشمن ہیں۔ مقبوضہ کشمیر، بوسنیا، چیچنیا، اور فلسطین میں جو کچھ ہو رہا ہے، وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے۔ پاکستان میں تمام غیر مسلم اقلیتیں محفوظ، مطمئن اور آزاد ہیں۔ ان کے لیے زندگی کے تمام شعبوں میں ترقی کرنے کے پورے مواقع موجود ہیں مگر جو لوگ اسلام دشمن طاقتوں کے اشارے پر اسلام اور پاکستان کے خلاف مذموم سرگرمیوں میں مصروف ہیں ان کا محاسبہ کیا جانا چاہیے۔

عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ قرآن و سنت میں اس عقیدہ کی اہمیت اور عظمت بڑے شایان شان طریقے سے بیان کی گئی ہے۔ قادیانی اس عقیدہ کے منکر ہیں جس کی بنا پر وہ غیر مسلم قرار پاتے ہیں۔ قادیانیوں کے بارے میں میری وہی رائے ہے جو علماء کرام اور پوری امت کی ہے۔

میرے بعض ہم وطنوں کا خیال ہے کہ سر ظفر اللہ خاں قادیانی کے بطور وزیر خارجہ تقرر کا فیصلہ ملک اور ملت کے حق میں بہتر ثابت نہیں ہوا۔ دراصل مجھے قادیانیت کے بارے میں پوری طرح واقفیت نہ تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ مجھے تحریک آزادی سے فرصت ہی نہیں ملی کہ میں ان کے مذموم عقائد و عزائم سے آگاہ ہو سکوں۔ یہ لوگ درپردہ اپنے آپ کو مضبوط کرتے رہے۔ سر ظفر اللہ خاں قادیانی نے بطور وزیر خارجہ نوزائیدہ مملکت کو بہت زیادہ نقصان پہنچایا اور قادیانیت کی جڑیں پاکستان اور بیرون ممالک میں مضبوط کرنے میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔ بیرون ممالک ہمارے سفارت خانے قادیانیت کی تبلیغ کے اڈے بنے ہوئے تھے۔ انہوں نے چن چن کر قادیانیوں کو کلیدی عہدوں پر فائز کیا۔ انہوں نے باؤنڈری کمیشن کے سامنے قادیانیوں کا الگ موقف پیش کیا جس کی بنا پر گورداسپور کا علاقہ ہندوستان کے پاس چلا گیا۔ گورداسپور سے صرف ایک راستہ کشمیر کو جاتا ہے۔ اس کے بغیر ہندوستان کشمیر میں داخل نہ ہو سکتا تھا۔ قادیانیوں کا یہ مہلک وار تھا اور اس کا خمیازہ پاکستان اور کشمیری عوام اب تک بھگت رہے ہیں۔

میں نے 1948ء میں راجہ صاحب محمود آباد کی کراچی آمد کے موقع پر ان کو آگاہ کیا تھا کہ "قادیانی وزیر خارجہ سر ظفر اللہ کی وفاداریاں مشکوک ہیں، میں ان پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہوں اور عملی اقدامات اٹھانے کے لیے مجھے مناسب وقت کا انتظار ہے۔"

شومئی قسمت کہ قافلہ وقت بڑی تیزی سے رواں تھا اور مجھے مہاجرین کی آباد کاری اور دیگر مسائل نے مہلت نہیں دی ورنہ میں اس خطرے کا ابتداء ہی میں حل ڈھونڈ لیتا اور قوم آئندہ تباہیوں سے محفوظ ہو جاتی۔ پاکستان کے باشعور شہری جانتے ہیں کہ ظفر اللہ قادیانی نے تو میری نماز جنازہ میں بھی شرکت نہیں کی اور وہ غیر مسلم سفیروں کے ساتھ الگ بیٹھا رہا اور جب ان کی توجہ اس طرف مبذول کروائی گئی تو انہوں نے کہا کہ چونکہ قائد اعظمؒ احمدی نہ تھے لہٰذا جماعت احمدیہ کے کسی فرد کا ان کا جنازہ نہ پڑھنا کوئی قابل

اعتراض بات نہیں ہے' اس سے بڑھ کر زیادتی اور احسان فراموشی اور کیا ہو سکتی ہے؟

بھٹو دور کی منتخب پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر عوام کے پرزور احتجاج و اصرار پر آئین میں ترمیم کرتے ہوئے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا تھا۔ یہ ترمیم جمہوری اور پارلیمانی طریقے پر کی گئی تھی' مجھے اس آئینی ترمیم سے بے حد خوشی ہوئی تھی۔ بعد ازاں اس آئینی ترمیم کی مزید قانونی ضرورت پوری کرنے کے لیے صدر محمد ضیاء الحق نے 26 مئی 1984ء کو امتناع قادیانیت آرڈنس نمبر20 جاری کیا۔ جس کے تحت کوئی قادیانی شعائر اسلامی استعمال نہیں کر سکتا اور خود کو مسلمان اور اپنے مذہب کو بطور اسلام پیش نہیں کر سکتا۔ اس آرڈیننس کی پارلیمنٹ اور عدلیہ نے توثیق کی اور اسے اسلام کی روح کے عین مطابق قرار دیا۔

آئین کی دفعہ 20 کے تحت ہر شخص کو اپنے مذہب کی آزادی ہے لیکن یہ آزادی' قانون' اصول اخلاق اور امن عامہ سے مشروط ہے۔ کسی شخص یا گروہ کو اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دی جاسکتی کہ وہ پاکستان میں اسلام یا بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے خلاف ہرزہ سرائی کرے اور خود کو مسلمان کہلوانے پر اصرار بھی کرے۔

قادیانی مرزا قادیانی کو نعوذ باللہ "محمد رسول اللہ" مانتے ہیں۔ اسلامی شعائر کی بے حرمتی کرتے ہیں اور وہ تمام القابات اور خطابات جو اسلام کی انتہائی مقدس شخصیات کے لیے مخصوص ہیں' قادیانی شخصیات کے لیے استعمال کرتے ہیں اور اس پر اصرار کرتے ہیں۔ میرے خیال میں یہ لوگ "سلمان رشدی" سے بڑھ کر ہیں۔ اس صورت میں انتظامیہ ان کی جان' مال اور آزادی کے تحفظ کی ضمانت نہیں دے سکتی۔ قادیانیوں کو ایسی اجازت دینا ملک میں خانہ جنگی کی اجازت دینے کے برابر ہے اور ماضی میں 1953ء میں ایسا ہو چکا ہے۔ اس تحریک میں جنرل اعظم خاں ایسے بلاکو خاں نے میری جیب کے کھوٹے سکوں کی مدد سے 10 ہزار مسلمانوں کو شہید کر تھا۔ جو کہ ایک ناقابل معافی جرم ہے۔

پاکستان جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا' یہاں سلمان رشدی کے خلاف تحفظ ناموس رسالت کا جلوس نکالنے پر بے نظیر بھٹو کی حکومت نے 12 جنوری 1989ء کو 7 نہتے نوجوانوں کو شہید کر کے امریکہ سے ٹاؤٹی کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا۔ اس حکومت کے ایک اور وزیر اقبال حیدر نے مغربی طاقتوں کی خواہش پر قانون توہین رسالت ﷺ کو بدلنے کی ناپاک جسارت کی۔ اعتزاز احسن نے پارلیمنٹ کے فلور پر شریعت اسلامی کی توہین کی۔ نام نہاد مسلم لیگی اقبال احمد خاں اور حامد ناصر چٹھہ نے بھی قانون توہین رسالت ﷺ کی مخالفت کی۔

لاہور ہائی کورٹ کے دو ایڈہاک ججوں نے بے نظیر اور امریکی حکومت کی چاپلوسی کرتے ہوئے توہین رسالت ﷺ کے ملزمان سلامت مسیح اور رحمت مسیح کو نہ صرف غلط طور پر رہا کیا بلکہ انہیں وی آئی پی پروٹوکول دے کر جرمنی بھجوایا گیا۔ اس پر عیسائیوں اور قادیانیوں کی اتنی جرات بڑھی کہ انہوں نے قانون توہین رسالت ﷺ جو کہ سرور کائنات حضور نبی کریم ﷺ کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لیے بنایا گیا ہے' کو کالا قانون کہنا شروع کر دیا۔ یہ تمام واقعات انتہائی قابل مذمت ہیں۔ جو لوگ اس کی حمایت کرتے ہیں وہ اسلام اور پاکستان کے غدار ہیں' میرے پاکستان میں ان کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔ قادیانی اور عیسائی فوج' عدلیہ' سول سروسز' بینکنگ' صنعت و تجارت' تعلیمی اداروں بلکہ تمام شعبہ ہائے زندگی میں کلیدی عہدوں پر فائز ہیں اور وطن عزیز کی جڑیں کاٹنے میں مصروف ہیں۔ ان کو فوری طور پر ان عہدوں سے علیحدہ کیا جانا چاہیے اور ملک میں مکمل اسلامی نظام نافذ کیا جانا چاہیے تاکہ اس کے قیام کے وقت اللہ تعالیٰ سے کیے گئے وعدے کی تکمیل ہو سکے۔ خدا تعالیٰ میرا اور آپ کا حامی و ناصر ہو۔ پاکستان زندہ باد

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ قلعہ کالروالا۔ تحصیل پسرور

امیر: مولانا دین محمد ثاقب صاحب' ناظم: رشید احمد صاحب' ناظم تبلیغ: مولانا محمد اجمل صاحب' ناظم نشرواشاعت: امانت علی صاحب' خازن: حاجی محمد امین صاحب' نمائندہ مجلس عمومی: مولانا دین محمد ثاقب صاحب

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوٹ لالہ تحصیل نوشہرہ ورکاں

امیر: ماسٹر عنایت اللہ صاحب' ناظم: ماسٹر محمد شاہ صاحب' ناظم تبلیغ: قاری محمد اعظم قاسمی صاحب' ناظم نشرواشاعت: قاری نصیر احمد صاحب' خازن: ماسٹر سجاد حسین صاحب' نمائندہ مجلس عمومی: ماسٹر عنایت اللہ صاحب

قادیانیوں کے اصل عقائد

بجواب

جماعت احمدیہ کے عقائد

مولانا محمد شریف جالندھری

(۲) مرزائیوں کا دوسرا فریب

لاالہ اللہ محمد الرسول اللہ ہمارا کلمہ ہے یہ بھی جھوٹ ہے۔ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی زبان سے ادا کرتے وقت ہر مسلمان کی مراد آقاء نامدار صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوتی ہے جو مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے اور اس وقت مدینہ طیبہ میں آرام فرما ہیں کیا مرزائی بھی محمد رسول اللہ سے حضور ہی کی ذات بابرکات مراد لیتے ہیں آیئے مرزائی تعلیمات کا مطالعہ کریں۔ مرزا غلام احمد کے فرزند ارجمند جناب بشیر احمد ایم اے سے کسی شخص نے سوال کیا کہ جب مرزائی غلام احمد کو نبی مانتے ہیں تو پھر اپنا کلمہ علیحدہ کیوں نہیں پڑھتے۔ مرزا بشیر احمد نے جواب دیا کہ اب بھی اسلام میں داخل ہونے کے لئے یہی کلمہ ہے فرق صرف اتنا ہے کہ مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد) کی آمد نے محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک رسول کی زیادتی کردی (کلمتہ الفصل ۱۵۸) یہی مرزا بشیر احمد ایم اے تحریر کرتے ہیں "پس مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد) خود محمد رسول اللہ ہیں۔ جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے ہیں اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔ (کلمتہ الفصل ۱۵۸)

لیجئے خود مرزا غلام احمد کی سنئیے مسیح موعود نے فرمایا کہ:

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم

الہام میں محمد رسول اللہ سے مراد میں ہوں۔ اور محمد رسول اللہ خدا نے مجھے کہا ہے۔ اب اس الہام سے دو باتیں ثابت ہوئیں (۱) یہ کہ آپ (یعنی مرزا غلام احمد) محمد ہیں اور آپ کا محمد ہونا بلحاظ رسول اللہ ہونے کے ہے نہ کہ کسی اور لحاظ سے آپ (یعنی مرزا غلام احمد) کے صحابہ آپ کی اس حیثیت سے محمد رسول کے ہی صحابہ ہیں جو **اشداء علی الکفار رحماء بینھم** کی صفت کے مصداق ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۱۵ جولائی ۱۹۱۵ء

ان حوالہ جات سے واضح ہوتا ہے کہ مرزائیوں کے نزدیک محمد رسول اللہ سے مراد غلام احمد

ہی ہیں اور وہ بھی بلحاظ رسول اللہ ہونے کے یعنی جتنی عظمت حضور علیہ السلام میں بحیثیت رسول خدا ہونے کے ہیں اتنی ہی نعوذباللہ غلام احمد میں بحیثیت رسول خدا کے ہے۔ نقل کفر کفر نباشد

کہئے جب مرزائی لا الہ الا اللہ محمد رسول پڑھتے ہیں اور محمد سے مراد غلام احمد لیتے ہیں اور مسلمان غلام احمد کو انکی دعاوی فاسدہ کے باعث خارج از اسلام یقین کرتے ہیں تو مرزائیوں اور مسلمانوں کا کلمہ ایک کس طرح ہوا۔ پڑھئے سوچئے اور مرزائیوں کی اس فریب دہی سے بچئے۔

(۳) مرزائیوں کا تیسرا فریب

قرآن کریم جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام انسانوں کی ہدایت کے لئے نازل ہوا۔ آخری شریعت ہے۔

امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے۔ قرآن کریم حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ قرآن کا نزول اس کے احکام تمام انسانیت کے لئے ہیں۔ اور یہ کتاب و شریعت آخری کتاب ہے۔ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ امت محمدیہ کے بعد کوئی امت نہیں۔ قرآن کریم کے بعد کوئی کتاب نہیں۔ قیامت قائم ہو جائے گی لیکن جرائیل علیہ السلام حضور پاکؐ کے بعد احکام خداوندی لے کر کسی آدم کے بیٹے کی طرف نہ آئیں گے۔

اگر مرزائیوں کے بھی یہی عقائد ہیں تو پھر غلام احمد اور اس کی تعلیمات کی صورت میں نئے نبی اور نئی وحی کی کیا ضرورت اور اس کا دعوئ کر کے امت محمدیہ کے اجماع کے خلاف کی جسارت کیوں؟ مرزائیوں کا اعلان قرآن تمام انسانوں کی ہدایت کے لئے ہے اور آخری شریعت ہے۔ لیکن مرزائی عقیدہ اس کے خلاف و برعکس ہے۔ جب ہی تو حضور پاکؐ نے کذاب کے ساتھ دجال کے الفاظ ارشاد فرمائے۔ مرزائیوں کے عقائد سنئے ”اور میں جیسا کہ قرآن کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں۔ جو مجھے ہوتی ہے“ مرزا غلام احمد کا اعلان۔ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۸) ”مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے۔ جیسا کہ تورات اور انجیل اور قرآن پر“ (اربعین ۴ ص ۲۵) ”مگر میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اس طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر۔ اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو جو میرے پر نازل ہوتا ہے۔ خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔ (حقیقۃ الوحی ص ۲۱۱ خزائن ص ۲۲،۲۳)

۴۔ مرزائیوں کا چوتھا فریب

آیت خاتم النبین پر ایمان رکھتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبین مانتے اور یقین کرتے ہیں۔ اگر مرزائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین ہیں اور

اس کے معنی مرزائیوں کے نزدیک وہی ہیں جو چودہ سو برس سے تمام امت محمدیہ نے مراد لئے ہیں کہ حضور پاکؐ پر نبوت ختم ہوگئی ہے تو پھر ملک کے طول و عرض میں اہل اسلام کے ساتھ اجراء نبوت پر مناظرہ بازی کیوں اور ظلی و بروزی نبوت کی بحث کس لئے۔ اور مرزا غلام احمد کو نبی نہ ماننے والے پورب پچھم کے مسلمان کافر کیوں؟ اس باب میں عالم اسلام سے مختلف عقیدہ رکھنے کے متعلق مرزائیوں کے عقائد ملاحظہ فرمایئے۔

۱۔ مبارک ہے وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ اور میں اس کے نوروں سے آخری نور ہوں۔ بد قسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے۔ کیونکہ میرے بعد سب تاریکی ہے۔ (کشتی نوح ص ۵۶ خزائن ص ۶۱، ۱۹)

۲۔ خدا نے میرے ہزار نشانوں سے میری وہ تائید کی ہے کہ بہت ہی کم نبی گذرے ہیں جن کی یہ تائید کی گئی لیکن پھر بھی جن کے دلوں پر مہریں ہیں۔ وہ خدا کے نشانوں سے کچھ بھی فائدہ نہیں اٹھاتے۔ (تتمہ حقیقتہ الوحی ص ۱۴۸، روحانی خزائن ص ۵۸۷ ج ۲۲)

۳۔ میں خدا کے حکم کے مطابق نبی ہوں۔ اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے۔ تو میں کیونکر اس سے انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں اس وقت تک جب اس دنیا سے گزر جاؤں۔ (خط حضرت مسیح موعود ایڈیٹر اخبار عام لاہور)

۴۔ میرا اس تمام بیان سے یہ مطلب ہے کہ نبوت کوئی الگ چیز نہیں کہ مل جائے تو انسان نبی بن جاتا ہے بلکہ اصل بات یہی ہے جیسا کہ میں اوپر قرآن کریم سے ثابت کر آیا ہوں کہ انسانی ترقی کے آخری درجے کا نام نبی ہے۔ جو انسان محبت الٰہی میں ترقی کرتا ہوا صالحین سے شہداء سے صدیقوں میں شامل ہو جاتا ہے وہ آخر جب اس درجے سے بھی ترقی کرتا ہے تو صاحب سر الٰہی "نبی" بن جاتا ہے۔ (حقیقتہ النبوۃ ص ۱۵۳ مصنفہ بشیر الدین محمود)

۵۔ محمدی ختم نبوت سے باب نبوت بکلی بند نہیں ہوا۔ کیونکہ باب نزول جرائیل بہ پیرایہ وحی الٰہی بند نہیں ہوا۔ (تشحیذ الاذہان قادیان ۸ ج ۱۲ اگست ۱۹۱۷، ۱۹۳۶ء)

۶۔ یہ کہ آپ (یعنی مرزا غلام احمد) محمد ہیں۔ اور آپ کا محمد ہونا بلحاظ رسول اللہ ہونے کے ہے۔ نہ کہ کسی اور لحاظ سے۔ (بیان بشیر الدین محمود الفضل ۴ جولائی ۱۹۱۵ء)

مرزائیوں کا دجل ملاحظہ فرمایئے۔ امت محمدیہ نے چودہ سو سال سے خاتم النبیین کے معنی نبیوں کے ختم کرنے والے کیئے۔ اور مرزائی نبوت کو جاری مانتے ہیں اور کبھی خیال کرتے ہیں۔ جس طرح

شہید صدیق بن سکتے ہیں اس طرح نبی بھی بن سکتے ہیں۔ مذکورہ حوالہ جات سے آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ مرزائی غلام احمد کو (نعوذباللہ) محمد ہی سمجھتے ہیں اور آخری نور اس نور کے بغیر سب تاریکی ہے۔ جب ہی تو ان کے نزدیک تمام مسلمان کافر ہیں مرزائی ہندوؤں کو بھی اہل کتاب سمجھتے ہیں۔ اور یہودیوں نصرانیوں کو بھی اس طرح اہل اسلام کو بھی۔

مرزائیوں کا پانچواں فریب

ہم آپؐ ہی کی امت میں اپنے آپ کو شمار کرتے ہیں

غلط۔ مرزائی جب اپنے کو امت محمدیہ کہتے ہیں تو لفظ محمد سے مراد غلام احمد قادیانی لیتے ہیں جیسا کہ ما سبق حوالہ جات سے معلوم ہوا۔ اور امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کو کافر کہتے ہیں۔

ملاحظہ فرمایئے

خدا تعالیٰ نے میرے اوپر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میرے دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔ (مرزا غلام احمد قادیانی حقیقتہ الوحی صفحہ ۱۶۳ خزائن ج۲۲/ص ۱۶۷

کل مسلمان جو مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے۔ خواہ انہوں نے مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ میرے عقائد ہیں (آئینہ صداقت ص ۳۵)

ناظرین کرام! جس اسلام میں مرزا غلام احمد کا نام نہ ہو وہ مردہ اسلام جو غلام احمد کو نبی نہ مانے وہ خارج از اسلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد غلام احمد قادیانی ۔ خیال فرمایئے۔ مرزائی امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کس طرح شمار ہوئے اور جب کہتے ہیں کہ ہم حضور کی امت ہیں تو یہ دجل و فریب کے سوا کیا ہے۔

اس لئے مرزائی مسلمانوں سے علیحدہ فرقہ اور امت محمدیہ سے علیحدہ امت ہیں۔

۶۔ مرزائیوں کا چھٹا فریب

اور ہمارا ایمان ہے کہ قیامت تک قرآن مجید کے احکام میں کوئی ترمیم و تنسیخ نہ ہوگی۔

شمس صاحب نے اس میں بھی دروغ گوئی سے کام لیا اور اہل اسلام کو دھوکہ دینے کی کوشش کی۔

قرآن کریم کا حکم ہے کہ حضورؐ خاتم النبیین ہیں۔ مرزائی غلام احمد کو نبی مانتے ہیں۔ غلام احمد کو نبی مان لینا ہی قرآنی احکام کو منسوخ ماننا ہے۔ مرزا غلام احمد کا دعویٰ ہے کہ وہ نبی ہے اور اس پر

جو وحی نازل ہوتی ہے اس کا درجہ قرآن کریم کے برابر ہے۔ اور اس میں ایک ذرہ کا بھی فرق نہیں تو اب ان کے نزدیک قرآن کریم واجب العمل نہ رہا بلکہ مرزا کی وحی واجب العمل قرار پائی جیسا کہ نزول قرآن کے بعد تورات وانجیل واجب العمل نہ رہی علاوہ ازیں قرآن کریم کی متعدد آیات میں اعلاء کلمتہ الحق اور تحفظ اسلام و مسلمین کے لئے دشمنان اسلام اور کفار کے ساتھ جہاد و قتال کا حکم ہے حضور علیہ السلام نے ان احکام کی روشنی میں کفار کے خلاف حیات طیبہ میں متعدد بار قتال کیا اور امت کو جہاد کا حکم دیا اسلام کی سربلندی کے لئے جہاد و قتال امت مسلمہ کے لئے فرض قرار پایا مگر مرزا غلام احمد نے انگریز کی خوشنودی کے لئے جہاد کو حرام قرار دیا۔ ملاحظہ فرمائیے

دیکھو میں ایک حکم لیکر آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں وہ یہ ہے کہ اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے (ارشاد مرزا غلام احمد مندرجہ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد ص ۱۴) خزائن ص ۱۵/ج ۱۷

جہاد یعنی دینی لڑائی کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے بچا نہیں سکتا تھا اور شیر خوار بچے بھی قتل کئے جاتے تھے پھر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بچوں اور بوڑھوں اور عورتوں کا قتل کرنا حرام قرار دیا گیا اور پھر بعض قوموں کے لئے بجائے ایمان کے صرف جزیہ دیکر مواخذہ سے نجات پانا قبول کیا گیا اور پھر مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کے وقت قطعاً" جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا۔ (اربعین ۴ ص ۱۵ خزائن ص ج ۱۷/ ۴۴۳)

آج کی تاریخ تک تیس ہزار کے قریب یا کچھ زیادہ میرے ساتھ جماعت ہے جو برٹش انڈیا کے متفرق مقامات میں آباد ہے اور ہر شخص جو میری بیعت کرتا ہے اور مجھ کو مسیح موعود مانتا ہے اسی روز سے اس کو یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ اس زمانہ میں جہاد قطعاً" حرام ہے کیوں کہ مسیح آچکا۔ خاص کر میری تعلیم کے لحاظ سے اس گورنمنٹ انگریزی کا سچا خیر خواہ اس کو بننا پڑا (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد ضمیمہ ص ۷) خزائن ص ۲۸ جلد ۱۷

انگریز دشمن اسلام و مسلمین' ہندوستان پر انگریزوں کے قبضہ کرنے پر علماء حق نے ہندوستان کو دار الحرب قرار دیا اور جہاد کو فرض کہا لیکن انگریزوں کے نبی مرزا غلام احمد نے جہاد کو حرام اور انگریز کی اطاعت کو فرض قرار دیا۔ مذکورہ بالا حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ مرزائی آیات جہاد کو منسوخ مانتے ہیں اور امت محمدیہ کو دھوکہ دیتے ہیں کہ قرآن کریم کا کوئی حکم قیامت تک منسوخ نہیں۔ اور تف اس مرزائی تعلیم پر کہ آیات جہاد کا انکار و تنسیخ محض دشمن اسلام انگریز کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے۔

قارئین کرام! آپ نے مرزائیوں کے دجل و فریب کو ملاحظہ فرمایا۔ خدا تعالیٰ اہل اسلام کو اس گمراہ فرقہ کے دجل و فریب سے محفوظ فرمائے۔

آپ کو مرزائی مناظرہ کے لئے تنگ کریں آپ کو اس گمراہ فرقہ کے خلاف تبلیغ کی ضرورت ہو آپ کو مرزائیوں کے لٹریچر کے خلاف اہل اسلام کے لٹریچر کی ضرورت ہو۔

مناظرہ تبلیغ زبانی و تحریری (ہر زبان میں) کے لئے آپ دفتر تحفظ ختم نبوت ملتان مغربی پاکستان تحریر فرمائیے۔ مبلغ' مناظر' لٹریچر آپ دنیا کے جس حصہ میں بھی ہیں وہیں اللہ کے فضل سے مہیا کیا جائے گا الحمد اللہ کہ مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان مقتدر علماء کی سرپرستی میں ہمہ قسمی تبلیغی ضروریات پورا کرنے کے قابل ہے۔

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت علی پور چٹھہ تحصیل وزیر آباد

امیر: جناب مرزا رفاقت صاحب' ناظم: مولانا محمد اقبال صاحب' ناظم تبلیغ: محمد یاسین عابد صاحب' ناظم نشرواشاعت: عبدالوحید صاحب' خازن: محمد خالد چشتی صاحب' نمائندہ مجلس عمومی: محمد خالد چشتی صاحب

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شاہین آباد گوجرانوالہ

امیر: قاری محمد سلیم شاہد صاحب' ناظم: ملک ماہر کرتالی صاحب' ناظم تبلیغ: قاری حفظ الرحمٰن صاحب' ناظم نشرواشاعت: شہزاد عالم شہزاد صاحب' خازن: فیاض الرحمٰن صاحب' نمائندہ مجلس عمومی: حافظ احسان الواحد صاحب

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت راجن پور

امیر: حضرت مولانا حافظ علی محمد صدیقی صاحب' ناظم: مولانا عبدالعزیز یزدانی صاحب' ناظم تبلیغ: مولانا منظور احمد نعمانی صاحب' ناظم نشرواشاعت: جناب فاروق احمد قریشی صاحب' خازن: جناب حافظ صدیق احمد صاحب' نمائندہ مجلس عمومی: حافظ خلیل الرحمٰن صاحب

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھلور تحصیل پسرور

امیر: حضرت مولانا اللہ دتہ صاحب' ناظم: جناب برکت صاحب' ناظم تبلیغ: عبدالستار صاحب' ناظم نشرواشاعت: ذوالفقار علی صاحب' خازن: ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب' نمائندہ مجلس عمومی: جناب عبدالستار صاحب

بسلسلہ مجلس کے امراء

حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ

دوسرا خواب میں نے دیکھا کہ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کسی جگہ سے تشریف لائے ہوئے ہیں۔ مجھے دیکھتے ہی بے پناہ مسرت میں "واہ میرے پھول واہ میرے پھول" کہتے ہوئے سینہ سے لگا لیا۔ حضرت امیر شریعت رحمتہ اللہ علیہ آبدیدہ تھے چہرے پر مسرت نمایاں تھی۔

۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں جب مدرسہ کے طلباء جلسہ و جلوس میں حصہ لینے لگے تو حضرت بنوری نے خطاب کرتے ہوئے کہا: "ضرورت پڑی تو سب سے پہلے بنوری اپنی گردن کٹوائے گا، پھر آپ کی باری آئے گی۔

انہی بشارات کے ضمن میں جی چاہتا ہے کہ اس خط کا اقتباس بھی درج کر دیا جائے جو حضرت کے ایک گہرے دوست الشیخ محمود الحافظ مکی نے آپ کو ملک شام سے لکھا تھا۔ اصل خط عربی میں ہے یہاں اس کا متعلقہ حصہ اردو میں نقل کرتا ہوں۔

"میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ میں نے ۳ شعبان ۱۳۹۴ھ رات کو آپ کے بارے میں بہت عمدہ اور مبارک خواب دیکھا ہے جس کی آپ کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں اور اس کو یہاں اختصار کے ساتھ نقل کرتا ہوں۔

میں نے آپ کو ایسے شیوخ کی جماعت کے ساتھ دیکھا ہے جو سن رسیدہ تھے، اور جن پر صلاح و تقویٰ کی علامات نمایاں تھیں یہ سب حضرات اس قرآن کریم کے صفحات جمع کرنے میں مصروف تھے جو آنجناب نے اپنے قلم سے زعفرانی رنگ کی روشنائی سے بدست خود تحریر فرمایا ہے اور آنجناب کا قصد ہے کہ اسے لوگوں کے فائدہ عام کے لئے شائع کیا جائے۔ آپ نے اپنے اس ارادے کا اظہار نہایت مسرت و شادمانی کے ساتھ میری جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

صبح جب نماز فجر کے لئے اٹھا تو قلب فرحت سے لبریز تھا۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ آپ کے اعمال کو اللہ تعالیٰ نے کامیابی و کامرانی کا تاج پہنایا ہے۔ والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات۔"

یہ مبارک خواب تحریک ختم نبوت کے زمانے کا ہے۔ سنہرے حروف سے قرآن کریم لکھنے کے متعلق راقم کی رائے یہ ہے کہ اس فیصلہ کے ذریعہ آیت خاتم النبیین ﷺ کو صفحات عالم پر سنہرے حروف سے رقم کرنے کی ن اشارہ ہے۔

مسٹر بھٹو کے زمانے میں جب قادیانیوں کا طوطی بولتا تھا، حضرت شیخ بنوری رحمتہ اللہ علیہ نے متعدد ممالک اسلامیہ کو خطوط لکھے۔ افسوس کہ وہ سب محفوظ نہیں۔ ماہنامہ بینات سے دو خطوط درج ذیل ہیں شاہ کو تحریر کیا:

سیدی مولائی! ہر شخص اپنی طاقت وقدرت کے بقدر اللہ تعالیٰ کے ہاں جوابدہ ہے۔ آنجناب کو اللہ تعالیٰ نے وہ تمام وسائل عطا کر رکھے ہیں جن کے ذریعہ آپ ساری روئے زمین پر اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کر سکتے ہیں۔

سیدی و مولائی! ہمیں علم ہے کہ جب ہمارے وطن عزیز پاکستان اور ظالم ہندوستان کے درمیان جنگ برپا ہوئی تو آنجناب نے پاکستان کی ہر ممکن مادی و اخلاقی مدد فرمائی جو سربراہان اسلام اور مسلمانوں کے لئے ایک قابل نمونہ ہے مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ آپ کے اس کارنامہ پر دل کی گہرائیوں سے شکریہ بجالائیں۔

سیدی و مولائی! آج پاکستان قادیانیت کی جانب سے عظیم خطرہ میں ہے۔ بحریہ کا سربراہ حفیظ قادیانی ہے فضائیہ کا سربراہ چوہدری ظفر قادیانی ہے اور بری افواج میں ٹکا خان کے بعد سترہ جرنیل لگاتار قادیانی ہیں حکومت یا تو اس مہیب خطرہ سے غافل اور جاہل ہے یا پھر استعماری قوتوں، برطانیہ و امریکہ کے ہاتھوں کھلونا بنی ہوئی ہے وہ مسلمانوں کو فوجی مناصب سے برطرف کر رہی ہے۔ اور قادیانیوں کو بھرتی کر رہی ہے۔ لاریب کہ قادیانی اور ان کا امام متنبی کذاب قبحہ اللہ، برطانیہ کا خود کاشتہ پودا اور برطانوی استعمار کا ساختہ و پرداختہ تھا۔ قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ حکومت برطانیہ "ظل اللہ فی الارض" ہے جہاد منسوخ ہے اور یہ کہ تمام مسلمانوں پر برطانیہ کی نصرت و حمایت فرض ہے وغیر ذالک من الکفر والہذیان۔

ان لوگوں کی کوشش ہے کہ کسی طرح برطانیہ کا عہد رفتہ واپس لوٹ آئے اور پاکستان ان قادیانیوں کے ہاتھ آکر اس کا آلہ کار بنے اور برطانیہ کو از سر نو بحر احمر پر تسلط حاصل ہو جائے۔ اس بد ترین سازش کے ہولناک نتائج آنجناب سے مخفی نہیں ہیں۔ آنجناب سے توقع رکھتا ہوں کہ پاکستان کو قادیانیوں کے چنگل سے چھڑانے میں اس کی مدد کریں۔ وزیر اعظم بھٹو کو ان ہولناک نتائج سے متنبہ فرمائیں اور اسے راہ راست پر لانے کی کوشش کریں کہ وہ ان لوگوں کو کلیدی مناصب سے الگ کر دیں۔ تاکہ یہ لوگ اسلام کے لئے اور اسلام سے پہلے خود بھٹو کے لئے خطرہ نہ بن جائیں۔ الغرض آپ اس نہایت خطرناک مصیبت کبریٰ سے پاکستان کو بچانے اور بھٹو کی کجروی کی اصلاح کی ہر ممکن جہد بلیغ فرمائیں اور محض اللہ کی رضا کے لئے اللہ تعالیٰ کی عطا فرمودہ طاقت و قوت اور وسائل کے ذریعہ آپ وہ کردار ادا کریں جو واقعی ایک خلیفہ اور امام المسلمین کو فہم و بصیرت اور قوت کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے۔

ہم جناب والا کے حق میں ہر خیر و سعادت کے متمنی ہیں اور آرزو رکھتے ہیں کہ آپ کے مبارک ہاتھوں کے ذریعہ اسلامی ممالک کو ان ریشہ دوانیوں اور ملعون سازشوں سے نجات ملے اللہ تعالیٰ آنجناب کی ذات کو اسلام کے لیے ذخیرہ اور مسلمانوں کی پناہ گاہ کی حیثیت سے باقی رکھے اور ربانی سائے تلے جس کے جھنڈے آپ کے ملک پر لہراتے ہیں۔ آپ کی سلطنت کو بقائے دوام بخشے آخر میں میری طرف سے آنجناب کی ذات اور مملکت کے حق میں بہترین دعائیں اور گہری تمنائیں قبول فرمائیں والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

اور لیبیا کے صدر کرنل قذافی کے نام تحریر فرمایا،

"بعد از سلام مسنون" گزارش ہے کہ مجھے آنجناب کی زیارت کا شرف اس وقت حاصل ہوا جبکہ طرابلس کی پہلی "دعوت اسلامی کانفرنس" میں مندوب کی حیثیت سے شریک ہوا تھا، آنجناب کی شخصیت میں اخلاص، قوت ایمان اور سلامتی فطرت کے آثار دیکھ کر اول وہلہ آپ کی محبت میرے دل میں جاگزین ہوئی۔ بعد ازاں آپ کی خیر

وسعادت کی خبریں ہم تک پہنچیں، جن کی وجہ سے آپ بلاشبہ دادو تحسین کے مستحق اور اسلام اور مسلمانوں کے لیے مایۂ فخر ہیں۔ حق تعالیٰ آپ کو اسلام کے لئے ذخیرہ اور مسلمانوں کی پناہ گاہ کی حیثیت سے سلامت رکھے اور آپ کے وجود گرامی سے اسلام اور عرب کی عزت و مجد کے علم بلند ہوں۔ آمین۔ برادر گرامی قدر! آپ نے پاکستان کے موقف کی تائید کر کے اور ہر ممکن مادی مدد مہیا فرما کر جو احسان فرمایا، اس کا ہمیں اجمالی علم ہوا۔ حق تعالیٰ آپ کو اس حسنِ سلوک کا بدلہ عطا فرمائیں اور دنیا و آخرت میں آپ پر انعامات فرمائیں۔ آمین۔

اور اب میں آنجناب کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ پاکستان ایک عظیم خطرہ میں گھرا ہوا ہے اور وہ فتنہ قادیان یا قادیانی تحریک، بحریہ کا قائد ایک بڑا قادیانی ہے۔ فضائیہ کا سربراہ قادیانی ہے اور بری فوج میں ٹکا خان کے بعد سترہ جرنیل ہیں جو سب قادیانی ہیں۔ کچھ عرصہ بعد ٹکا خان بھی ریٹائرڈ ہو جائیں گے۔ حکومت مسلمان افسروں کو فوجی مناصب سے معزول کر رہی ہے۔ صدر کا اقتصادی مشیر ایم ایم احمد قادیانی ہے اور سر ظفر اللہ کے، (جو بڑا خبیث سازشی قادیانی ہے۔) صدر سے خصوصی روابط ہیں اور صدر اس کے مشوروں کی تعمیل کرتا ہے۔ غالباً آنجناب کو علم ہوگا کہ اس گروہ کا ضال و مضل مقتدا مرزا غلام احمد قادیانی مدعی نبوت تھا۔ اس نے پہلے مجدد، مسیح موعود اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ بعد ازاں نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ اس کا عقیدہ تھا کہ برطانوی حکومت روئے زمین پر خدا کا سایہ ہے جہاد منسوخ ہے اور یہ کہ برطانوی نصرت وحمایت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ وغیر ذالک من کفر وھذیان۔ قادیان کے بعد (جو ہندوستان میں رہ گیا) انہوں نے مغربی پاکستان میں "ربوہ" آباد کیا، جس کی حیثیت ان کے دارالخلافہ کی ہے۔ وہاں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بڑی سرگرمی سے سازشیں تیار ہوتی ہیں اور یہ عجلت میں تحریر کردہ عریضہ ان تفصیلات کا متحمل نہیں۔ میں آنجناب سے اس وقت دو گزارشیں کرنا چاہتا ہوں۔ ایک یہ کہ وزیر اعظم بھٹو کو اس خطرہ عظیمہ سے آگاہ کیجئے، یعنی قادیانی بغاوت، ملک کا قادیانی حکومت کے تحت آجانا، بحر احمر میں برطانیہ کی عزت رفتہ کا دوبارہ لوٹ آنا اور بیک وقت تمام عربی اسلامی ممالک کا ناک میں دم آجانا۔ پس آنجناب سے درخواست ہے کہ آج حکومت پاکستان کو قادیانیوں کے یا بلفظ صحیح برطانیہ کے چنگل سے چھڑا کر اس پر احسان کیجئے۔ جیسا کہ قبل ازیں آپ نے اس کی اخلاقی و مادی مدد کر کے اس پر احسان کر چکے ہیں اور محض اللہ تعالیٰ کی اس کے رسول ﷺ کی، اسلام اور مسلمانوں کی خیر خواہی کے لئے ہر قسم کی تدبیر و حکمت اور عزت و عزم کے ساتھ وزیر اعظم بھٹو" کی کجروی کی اصلاح کیجئے۔ بلاشبہ اسلام کی یہ عظیم الشان خدمت اور اللہ و رسول ﷺ کی رضا مندی کا موجب ہوگی۔ اسی کے ذریعہ اس رخنہ کو بند کیا جا سکتا ہے اور اس شگاف کو پر کیا جا سکتا ہے کیونکہ فتنہ کا سیلاب خطرہ کے نشان سے اوپر گزر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی نصرت و مدد فرمائے۔ "اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔"

دوسری گزارش یہ ہے کہ جمہوری لیبیا میں جو قادیانی ڈاکٹر یا انجینئر کی حیثیت سے آئے ہیں، انہیں نکالیئے۔ سنا ہے کہ آپ کے ملک میں قادیانیوں کی ایک بڑی تعداد آئی ہے۔ ان میں ڈاکٹر خلیل الرحمن طرابلس میں ہے جو شعاعوں کے ذریعہ سرطان کے علاج کا خصوصی ماہر ہے۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ ایسے لوگوں کا سراغ لگایا جائے اور محض اللہ کی اس کے رسول ﷺ کی اس کی کتاب کی اور مسلمانوں کے قائدین کی خیر خواہی کی غرض سے آپ کو ان کی اطلاع دی جائے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو خدمت اسلام اور مسلمانوں کی مدد میں ثابت قدم رکھے،

آپ کو اپنی رضا اور اپنے دین کی خدمت کی مزید توفیق عطا فرمائے اور آپ کے ہاتھ سے خیر و سعادت کے وہ کام لے جن کے ذریعے مشرق و مغرب میں اسلام اور مسلمانوں کی عزت و مجد میں اضافہ ہو۔ والسلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ۔
آپ کا مخلص محمد یوسف البنوری خادم الحدیث النبوی الکریم فی کراچی مندوب مؤتمر الدعوۃ الاسلامیہ الاول من پاکستان

مولانا کے ساتھی مولانا لطف اللہ نے تحریر کیا کہ جمعیت علمائے سرحد سے تعلق کے زمانے میں ہمیں محسوس ہوا کہ پشاور میں قادیانی اپنے پاؤں پھیلا رہے ہیں اور دین سے ناواقف طبقہ کو گمراہ کر رہے ہیں۔ پشاور کا ایک قادیانی مسمی غلام حسین، جو قرآن کریم کی قادیانی تفسیر (یا بلفظ صحیح تحریف) بھی لکھ چکا تھا۔ وہ پشاور میں صبح کو درس قرآن دیتا تھا۔ نوجوان وکلاء اور کالجوں کے ناپختہ ذہن طالب علم اس میں شریک ہوا کرتے تھے۔ پشاور کا مشہور لیڈر، جو بعد میں مسلم لیگ اور پاکستان کا بڑا رہنما (سردار عبدالرب نشتر) وہ بھی ان کے درس میں شریک ہوتا تھا۔ پشاور کے اسلامیہ کالج کا وائس پرنسپل تیمور مرزا بشیر الدین قادیانی کا رشتہ دار تھا۔ صاحبزادہ عبدالقیوم بانی اسلامیہ کالج کا چچازاد بھائی عبداللطیف قادیانی صوبہ سرحد کی جماعت کا امیر تھا۔ قادیانی سال میں ایک دفعہ "یوم النبی" کے نام سے ایک بڑا جلسہ کرتے تھے۔ جس میں شرکت کے لیے تمام سرکاری افسروں کو دعوت نامے بھیجے جاتے۔ اس طرح کھلے بندوں قادیانیت کی تبلیغ کے لئے راستہ ہموار کرنے کی کوشش کی جاتی تھی۔

جب ہم جمعیت العلماء کے کام میں منہمک تھے تو میں نے دیکھا کہ قصہ خوانی بازار میں قادیانیوں کے اس جلسہ کے اشتہارات لگ رہے ہیں جس میں اسلامیہ کلب میں یوم النبی کا اعلان تھا۔ میں نے مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ سے مشورہ کیا کہ قادیانیوں کی اس کھلی جارحیت کا سد باب ہونا چاہیئے۔ میں ان دنوں اسلامیہ سکول میں عربی کا معلم اور استاد تھا۔ میں نے سکول کی نویں اور دسویں جماعت کے طلبہ کو قادیانیت کی حقیقت بتائی اور قادیانیوں کے "یوم النبی" کے نام پر لوگوں کو بہکانے کی مکاری عیاں کی اور انہیں بھی اس معرکہ میں حصہ لینے کے لئے تیار کیا، جس کا نقشہ میں اور مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ بنا چکے تھے۔

مقررہ تاریخ پر قادیانیوں نے اسلامیہ کلب میں قالین بچھائے سٹیج لگایا اور جلسہ کا انتظام کرنے لگے۔ ہم دونوں بھی وہاں پہنچ گئے اور جا کر اعلان کیا کہ یہاں اہل اسلام کا جلسہ ہوگا۔ ہماری اور قادیانیوں کی کش مکش ہوئی جس میں قاضی یوسف نامی قادیانی نے مجھ پر لاٹھی سے حملہ کر دیا۔

ہمارے رفقاء نے اس کو پکڑ کر نیچے گرا دیا۔ جو قادیانی کرسیوں پر براجمان تھے، انہیں بھی فرش پر گرا دیا۔ قادیانی ذلت و نامرادی کے ساتھ بھاگ کھڑے ہوئے۔ اب سٹیج پر مسلمانوں کا قبضہ تھا۔ مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی فصیح و بلیغ اور طویل تقریر فرمائی۔ مسلمانوں اور قادیانیوں کی کش مکش سنکر پورا شہر آمڈ آیا اور خوب جلسہ ہوا۔ قادیانیوں کو ایسی ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑا کہ جب سے اب تک انہیں پشاور میں ایسا ڈھونگ رچانے کی دوبارہ جرأت نہیں ہوئی۔

عالمی مجلس کی امارت شیخ بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے کس طرح قبول فرمائی۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی زبانی سنیں۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حضرت مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ تھے جن کو ہمارے

حضرت رحمتہ اللہ علیہ و لیل العلماء کا خطاب دیتے تھے۔ ان کے انتقال کے بعد جماعت کی قیادت میں خلاء سا محسوس ہونے لگا۔ ان کے انتقال کے بعد مولانا لال حسین اخترؒ امیر منتخب ہوئے ان کے وصال کے بعد کچھ ایسے مسائل سر اٹھانے لگے تھے جن سے مضبوط قیادت ہی نمٹ سکتی تھی۔ جماعت کے امیر کے انتخاب کے لیے شوریٰ کا اجلاس طلب کیا گیا۔ ہمارے حضرت بنوری رحمتہ اللہ علیہ بھی جماعت کی شوریٰ کے رکن رکین تھے۔ حضرت اجلاس میں شرکت کے لئے ملتان تشریف لے جارہے تھے۔ یہ ناکارہ حاضر خدمت ہوا۔ عرض کیا حضرت اجلاس میں شرکت کے لئے تشریف لے جارہے ہیں، میری درخواست ہے کہ یا تو جماعت کا نظم و نسق اپنے ہاتھ میں لے لیجئے یا فاتحہ فراغ پڑھ کر جماعت کو ختم کرنے کا اعلان کرادیجئے۔ حضرت رحمتہ اللہ علیہ اس ناکارہ کی اس درخواست سے بہت متاثر ہوئے اور برجستہ فرمایا۔ اگر میں جماعت کی امارت قبول کرلوں تو تم ساہیوال سے ملتان مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر میں منتقل ہوجاؤ گے۔

عرض کیا، حضرت! مجھے کراچی آنے سے عذر ہے، کراچی کے علاوہ آپ جہاں حکم فرمائیں وہاں جا بیٹھنے کے لئے تیار ہوں۔ بہت خوش ہوئے۔ ملتان تشریف لے گئے تو حسن اتفاق سے وہاں کے احباب (بالخصوص مولانا محمد شریف بہاولپوری) نے بھی حضرت سے وہی درخواست کی دفتر کی کنجیاں حضرت کے سامنے رکھ دیں اور عرض کیا کہ آپ کے استاذ محترم امام العصر مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمتہ اللہ علیہ نے یہ کام امیر شریعت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے ذمہ لگایا تھا۔ شاہ جی اور ان کے رفیق مولانا محمد علی رحمتہ اللہ علیہ اس کام کو کررہے تھے۔ ہم لوگ ان کے کارکن تھے۔ اب یہ آپ کے استاذ محترم کی میراث ہے اور اس کی کنجیاں آپ کے سپرد ہیں۔ اگر اس کام کو جاری رکھنا ہو تو بسم اللہ ہماری قیادت کیجئے ورنہ یہ کنجیاں پڑی ہیں، دفتر کو تالا لگادیجئے۔ ہم سب بھی اپنے اپنے گھروں کو جاتے ہیں۔ اس طرح حضرت رحمتہ اللہ علیہ کو جماعت کی امارت قبول کرنا پڑی اور پھر چند مہینے بعد ہی حضرت کی قیادت میں ختم نبوت کی وہ تحریک چلی جس کے نتیجہ میں ۱۹۷۴ء کا تاریخی فیصلہ ہوا اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا گویا جماعت کی امارت کے لئے حضرت بنوری رحمتہ اللہ علیہ کا انتخاب حق تعالیٰ شانہ، کی جانب سے اس تحریک کی کامیابی کا تکوینی انتظام تھا۔ الغرض حضرت بنوری رحمتہ اللہ علیہ جماعت ختم نبوت کے امیر منتخب ہوکر کراچی تشریف لائے تو یہ ناکارہ مبارکباد کے لئے حاضر ہوا۔ مبارکباد پیش کی تو فرمایا: "تمہیں اپنا وعدہ بھی یاد ہے؟ اب تمہیں ختم نبوت کے دفتر میں ٹھہرنا ہوگا۔" عرض کیا: "حضرت! بالکل حاضر ہوں مگر میری تین درخواستیں ہیں۔ ایک یہ کہ مجھے رہائش کے لئے مکان کی ضرورت ہوگی دوسری یہ کہ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں مسجد کے بغیر جماعت ہوتی ہے۔ دفتر کے ساتھ مسجد ہونی چاہیئے اور تیسری یہ ہے کہ بچوں کی پڑھائی کے لئے قرآن کریم کے مکتب کا انتظام کردیا جائے"۔ فرمایا: تینوں شرطیں منظور ہیں۔" حضرت نے جامعہ رشیدیہ کے حضرات سے فرمایا کہ اس کو مدرسہ سے فارغ کردیا جائے۔ اس طرح یہ ناکارہ شوال ۱۳۹۴ھ سے ساہیوال سے دفتر ختم نبوت ملتان میں منتقل ہوگیا اور دس دن کے لئے کراچی حاضری کا سلسلہ بدستور رہا۔

شاہ فیصل سے مولانا رحمتہ اللہ علیہ کی جو آخری ملاقات ہوئی، اس میں شاہ فیصل نے مولانا سے فرمایا تھا کہ میں نے بھٹو کو ملاقات کے وقت صاف صاف بتادیا تھا کہ پاکستان کے تین دشمن ہیں، قادیانی، کمیونسٹ اور مغربی ممالک۔ مولانا رحمتہ اللہ علیہ نے تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں ملاقات کی۔ اس میں آپ نے بھٹو سے فرمایا کہ کیا

تم کو شاہ فیصل نے نہیں بتایا کہ قادیانی، کمیونسٹ اور مغربی ممالک پاکستان کے تین دشمن ہیں اور انہی لوگوں نے سازش کر کے لیاقت علی خان کو مروایا تھا۔ مسٹر بھٹو نے مولانا رحمتہ اللہ علیہ سے کہا کہ کیا تم مجھ کو بھی مروانا چاہتے ہو؟ مولانا رحمتہ اللہ علیہ نے برجستہ فرمایا کہ ایسی موت کسی کو نصیب ہو تو اس پر ہزاروں زندگیاں قربان، جو شخص شہادت کی موت مرتا ہے وہ مرتا نہیں بلکہ زندہ جاوید ہو جاتا ہے۔

شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمتہ اللہ علیہ شاہ فیصل مرحوم سے ملنے کے لئے حجاز مقدس گئے اور ان سے حجاز مقدس میں مرزائیوں کے داخلہ پر پابندی کا ذکر کیا کہ پابندی کے باوجود بعض مرزائی پھر بھی سعودیہ آ جاتے ہیں۔ حرمین شریفین میں غیر مسلموں کا داخلہ شرعاً ممنوع ہے تو اس پر صحیح عملدرآمد نہیں ہو رہا۔ اس پر شاہ فیصل مرحوم نے کہا کہ مولانا کسی کے ماتھے پر تو نہیں لکھا ہوتا کہ یہ شخص قادیانی ہے، آپ اپنی حکومت سے کہیں کہ وہ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کرے، پھر کوئی مرزائی حدود حرم میں داخل ہو تو ہم مجرم ہوں گے۔ اس پر شیخ بنوری رحمتہ اللہ علیہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ گلو گیر لہجہ میں فرمایا کہ شاہ فیصل میں آپ کو حضور علیہ السلام کی عزت و ناموس کا نگہبان سمجھ کر آیا تھا کہ مرزائی حضور علیہ السلام کے دشمن ہیں، آپ مجھے پاکستان کی حکومت کے دروازے پر جانے کا راستہ دکھاتے ہیں۔ اگر وہ میری بات مانتے تو میں آپ کے پاس کیوں آتا؟ آپ کا یہ کہنا تھا کہ شاہ فیصل مرحوم کی آنکھوں سے آنسو کی جھڑی لگ گئی۔ فرمایا شیخ بنوری! میں آپ کی مشکلات سے آگاہ نہیں تھا۔ اگر یہ بات ہے تو آئندہ آپ اپنے لیٹر پیڈ فارم پر جس شخص کے متعلق لکھ دیں کہ وہ قادیانی ہے تو وہ شخص ہمارے ہاں نہیں آسکے گا اگر وزیر اعظم پاکستان لکھے کہ فلاں شخص مسلم ہے اور آپ لکھیں کہ یہ قادیانی ہے تو میں آپ کی بات کو ترجیح دوں گا۔

اس پر عمل کیسے ہوا صرف ایک واقعہ عرض ہے کہ شبقدر ڈھیری پشاور کے ایک قادیانی نے حج کے لئے بحری جہاز سے درخواست دی، مسلمانوں کو پتہ چل گیا۔ اس کا فارم مسترد ہو گیا۔ اس نے اپنا نام ولدیت، پتہ سب کچھ تبدیل کر کے انٹرنیشنل پاسپورٹ بنوایا۔ این او سی لگوائی اور روانہ ہو گیا۔ چنیوٹ میں ختم نبوت کی کانفرنس تھی۔ شیخ بنوری کو اطلاع ملی۔ آپ نے سعودیہ کے کراچی کونسل خانہ کو فون کیا، صورت حال بتائی۔ کونسلیٹ نے فون کیا تو پتہ چلا کہ جہاز روانہ ہو گیا ہے۔ اس نے جدہ فون کیا۔ جب جہاز نے جدہ لینڈ کیا تو جہاز کو پولیس نے گھیرے میں لے لیا۔ اس مرزائی کو گرفتار کر کے دوسرے جہاز پر پاکستان بھیج دیا گیا۔

اس طرح آپ کی جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کاوشوں سے اب تو پاکستانی پاسپورٹ پر مذہب کے خانہ کا اضافہ ہو گیا ہے۔

مولانا ابو الحسن ندوی نے حضرت بنوری کے نام اپنے ایک مکتوب میں مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے پر مبارکبادی کے سلسلہ میں لکھا۔

اس کی بھی امید ہے کہ روح مبارک نبوی علیہا الف الف سلام کو بھی مسرت حاصل ہوئی ہو گی۔

حضرت بنوری رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ

اس (قادیانی فتنہ) سے آنحضرت ﷺ کی روح مبارک بھی بے تاب تھی۔ (قادیانی مسئلہ کے حل پر) منامات و مبشرات کے ذریعہ عالم ارواح میں اکابر امت اور خود آنحضرت ﷺ کی مسرت بھی محسوس ہوئی۔ آپ ﷺ کے

مبشرات کا ذکر کرنیکی ہمت نہیں۔

حضرت فرماتے تھے کہ تحریک کے بعد رمضان مبارک میں نے خواب دیکھا کہ چاندی کی ایک تختی مجھے عطا کی گئی اور اس پر سنہری حروف سے یہ آیت لکھی ہے انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم میں نے محسوس کیا کہ یہ تحریک ختم نبوت کی کامیابی پر مجھے انعام دیا جارہا ہے۔

نفحۃ العنبر، ص ۲۰۴ پر حضرت بنوری مرحوم خود لکھتے ہیں۔

میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک مصلیٰ پر ایک طرف عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام اور دوسری طرف حضرت سید انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہیں۔ میں کبھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے روح پرور چہرہ اقدس کی طرف دیکھتا اور کبھی چہرہ انور کی طرف دیکھتا۔ یہ کیفیت مجھ پر طاری تھی ہر دو حضرات کے مبارک چہروں سے استفادہ و شرف زیارت سے مستفید ہورہا تھا کہ بیدار ہو گیا۔ بیداری کے وقت خوشی و غم کی ملی جلی کیفیت تھی خوشی ان حضرات کی زیارت کی۔ اور غم کہ جلدی کیوں بیداری ہو گئی۔ اے کاش زیادہ وقت نظارہ کی سعادت نصیب ہو جاتی ۔اے مولیٰ کریم قیامت کے دن ان حضرات کی معیت نصیب فرما۔ آمین۔

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ جوئیاں تحصیل پسرور

امیر: حضرت مولانا بشیر احمد قاسمی صاحب، ناظم: محمد اشفاق صاحب، ناظم تبلیغ: حاجی بشیر احمد صاحب، ناظم نشرواشاعت: مختار احمد جوئیہ صاحب، خازن: سید محمد اشرف شاہ صاحب، نمائندہ مجلس عمومی: حضرت مولانا بشیر احمد قاسمی صاحب

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ سوکن ونڈ تحصیل پسرور

امیر: محمد بشیر اختر صاحب، ناظم: جناب رحمت اللہ صاحب، ناظم تبلیغ: ماسٹر عبدالستار صاحب، ناظم نشرواشاعت: رانا محمد انور صاحب، خازن: جناب عنایت اللہ صاحب، نمائندہ مجلس عمومی: محمد بشیر اختر صاحب

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ کلاس والا تحصیل پسرور

امیر: حضرت مولانا محمد حنیف ندیم صاحب، ناظم: چوہدری محمد عنایت اللہ صاحب، ناظم تبلیغ: محمد اقبال تبسم صاحب، ناظم نشرواشاعت: چوہدری طالب حسین صاحب، خازن: مولانا عبدالشکور صاحب، نمائندہ مجلس عمومی: مولانا محمد حنیف ندیم صاحب

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ چونڈہ تحصیل پسرور

امیر: جناب محمد اشرف بٹ صاحب، ناظم: افتخار احمد صاحب، ناظم تبلیغ: قاری محمد انور صاحب، ناظم نشرواشاعت: جناب حامد محمود بٹ صاحب، خازن: محمد ارشد صاحب نمائندہ مجلس عمومی: قاری محمد انور صاحب

جماعتی سرگرمیاں

① حضرت امیر مرکزیہ کا سفر سرہند شریف

② ختم نبوت کانفرنسہائے ، برمنگھم، جرمنی ، بلجیئم

③ کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کی تبلیغی رپورٹ

④ حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی کا والا نامہ ، حضرت مولانا مرغوب الرحمن صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کے نام

⑤ انتخابات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ،

حضرت مجدد الف ثانیؒ کا سالانہ عرس ہر سال ۲۸ صفر کو ہندوستان کے شہر سرہند شریف میں منعقد ہوتا ہے جہاں دنیا بھر کے ہزاروں عقیدت مند آتے ہیں۔ اس سال بھی وزارت مذہبی امور کی طرف سے ۱۷۷ پاکستانیوں کا قافلہ یکم جولائی ۹۷ء کو ہندوستان روانہ ہوا۔ سرکاری طور پر وفد کے گروپ لیڈر ممبر قومی اسمبلی سید افتخار الحسن تھے لیکن روحانی اور اصلاحی قیادت حضرت امیر مرکزیہ کی مرہون منت تھی۔ حضرت امیر مرکزیہ کے ہمراہ سات خدام بھی تھے جن میں صاحبزادہ حافظ محمد عابد صاحب (خانیوال) حاجی عبدالرشید صاحب (رحیم یار خان) محمود احمد صاحب (اسلام آباد) اورنگ خان صاحب (موسیٰ زئی شریف) مولانا محب النبی صاحب (لاہور) جمعیت علماء اسلام ضلع ساہیوال کے نائب صدر حکیم حافظ عبدالرشید چیمہ (چیچہ وطنی) روزنامہ خبریں لاہور کے پریس رپورٹر اور ہفت روزہ انٹرنیشنل ختم نبوت کراچی کے نمائندہ خصوصی حبیب اللہ چیمہ (چیچہ وطنی) شامل تھے۔

یہ قافلہ یکم جولائی ۹۷ء بروز منگل داتا دربار سے صبح دس بجے روانہ ہو کر براستہ واہگہ بارڈر تقریباً" ایک بجے انڈین چیک پوسٹ اٹاری پہنچ گیا۔ جہاں سے معمول کی کارروائی کے بعد بذریعہ بس ۶ بجے شام امرتسر ریلوے اسٹیشن پہنچ گیا۔ وہاں سے ٹرین پر سوار ہو کر سرہند شریف جانا تھا کہ پاکستانی وفد میں شامل بعض حضرات نے امرتسر انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ ہم پسنجر ٹرین پر نہیں جائیں گے۔ اس کشمکش میں رات کے ۱۲ بج گئے۔ بعد ازاں ایک بجے رات "کلاکا ایکسپریس" پر سوار ہو کر صبح ۵ بجے سرہند شریف پہنچے۔ سرہند ریلوے اسٹیشن پر سکھ انتظامیہ کی طرف سے ناشتہ کا اہتمام کیا گیا۔ وہاں سے بذریعہ بس حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مزار پر چلے گئے۔

مزار شریف کی انتظامیہ کے سربراہ اور سجادہ نشین کے معاون سید اختر شاہ صاحب نے حضرت امیر مرکزیہ کی آمد کا سنتے ہی خصوصی تعاون کیا اور ایک صاف اور اچھی رہائش گاہ عنایت فرمائی۔

حضرت صاحب کی آمد کے ساتھ ہی ہندوستان کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے سینکڑوں مریدین اکٹھے ہونا شروع ہوگئے اور قبلہ حضرت صاحب کی قیام گاہ بھی ایک الگ خانقاہ کا منظر پیش کرنے لگی۔ حتیٰ کہ بعض اوقات اس قدر عقیدت مند اکٹھے آجاتے کہ حضرت صاحب کے ساتھ آئے ہوئے خدام کو بھی باہر جانا پڑتا۔ یہ صورتحال دیکھ کر ہندوستانی خفیہ ایجنسیاں بھی پریشان ہوگئیں اور خفیہ اہلکاروں نے حضرت صاحب سے ملنے کے لئے آنے والوں کے نام و پتہ نوٹ کرنے شروع کر دیئے لیکن دو روز بعد غیر مسلم اہلکار بھی اس قدر متاثر ہوئے کہ خود ہی حضرت صاحب کے پاس دعاؤں کی درخواست لے کر حاضر ہوگئے اور ہر طرح کی خدمت اور تعاون کے لئے خود کو پیش کیا۔

سرہند شریف سے چند کلومیٹر دور براس نامی گاؤں میں حضرت مجدد الف ثانیؒ نے چند انبیاء کرام کے مزارات کی نشاندہی کی تھی۔ ۳ جولائی کو پاکستانی قافلہ کو بذریعہ بس وہاں لے جایا گیا۔ جہاں اب ڈاکٹر نظام الدین (مالیر کوٹلہ والے) نے قبرستان کی چار دیواری کروا دی ہے اور باہر سے آنے والوں کے لئے چند کمرے بھی تعمیر کروا دیئے ہیں۔ یہ وہی گاؤں ہے جہاں ۱۹۴۷ء میں قیام پاکستان کے وقت مسلمان خواتین نے اپنی عزت و آبرو بچانے کی خاطر اپنے زیورات سمیت کنوؤں میں چھلانگیں لگا دی تھیں لیکن بے رحم کافروں نے ان کے پیچھے کنوؤں میں چھلانگیں لگا کر آبرو ریزی کی اور انہیں شہید کر دیا۔ وہاں سے واپسی پر سرہند شہر سے باہر مسلمانوں کے قبرستان میں مدفون حضرت مجدد الف ثانیؒ کی والدہ ماجدہ اور حضرت امام رفیع الدینؒ (جدامجد حضرت مجدد صاحب) کے مزار اور قبل ازیں حضرت مجدد الف ثانیؒ کے والد ماجد شیخ عبدالاحد فاروقیؒ کے مزار پر حاضری دی۔ یہاں ایک مشہور اور عالی شان مسجد قصاباں مسلمانوں کی شکل دیکھنے کو ترس رہی ہے۔ اس مسجد میں چند برس پہلے تک غیر مسلم جانور باندھتے تھے کہ زائرین کے بار بار مطالبہ کے پیش نظر وہاں سے جانور ہٹا دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح ایک تاریخی لال مسجد بھی موجود ہے جہاں اب تالے لگے ہوئے ہیں۔ یہ دونوں مساجد اپنی عالی شان عمارت کے تباہ ہو جانے کے باوجود آج بھی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔

خانقاہ سراجیہ مجددیہ (کندیاں شریف) کا تعلق حضرت خواجہ سیف الدینؒ سے مل کر ان کے والد ماجد حضرت خواجہ محمد معصوم سے مل کر ان کے والد بزرگوار حضرت مجدد الف ثانیؒ سے جا کر ملتا ہے۔ مزار شریف کے احاطہ کے اندر سینکڑوں بزرگوں' بادشاہوں اور مریدین کی آخری آرام گاہیں ہیں۔

حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم ضعف اور بہت زیادہ ہجوم کے پیش نظر پہلے دن حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مزار مبارک پر تشریف لے گئے جہاں حضرت مجدد صاحب کے ساتھ آپ کے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد صادقؒ اور حضرت خواجہ محمد سعیدؒ کے علاوہ آپ کے ایک کم سن صاحبزادہ بھی مدفون ہیں۔ حضرت امیر مرکزیہ دوسرے روز حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے مزار پر اور تیسرے روز حضرت خواجہ سیف الدینؒ کے مزار پر تشریف لے گئے تھے۔ حضرت خواجہ محمد معصومؒ کی اولاد میں سے ایک بزرگ حضرت خواجہ محمد زبیرؒ گذرے ہیں۔ جن کا مزار مبارک احاطہ میں ہی واقع ہے۔ ہمارے ایک بزرگ ساتھی جو کہ انکے مزار پر گئے ہوئے تھے۔ مراقبہ کی حالت میں فرمایا کہ اپنے شیخ گرامی سے کہنا کہ ہم سے بھی ملاقات کر جائیں۔ حضرت امیر مرکزیہ یہ پیغام سن کر

حضرت خواجہ محمد زبیرؒ کے مزار پر تشریف لے گئے۔ اس سفر کے کچھ ایسے واقعات و مشاہدات کو بعض وجوہات کی بناء پر آف دی ریکارڈ رکھتا ہوں۔ جو کہ صرف اور صرف حضرت امیر مرکزیہ کی خصوصی توجہ اور سرپرستی کی وجہ سے ظہور پذیر ہوئے اور بعض ایسی باتیں بھی آف دی ریکارڈ کا حصہ ہیں کہ جن کو آن دی ریکارڈ لانا گروپ میں شامل سرکاری و غیر سرکاری حضرات کے مفاد میں نہیں ہے اور یہ چیز ویسے بھی پریس اور صحافی حضرات کی پیشہ وارانہ ذمہ داریوں کا حصہ ہے۔

سب سے اہم بات جو کہ عرس کے حوالہ سے ہے۔ اس عرس پر نہ تو کوئی قوالی تھی نہ ہی شوروغل بلکہ صرف اور صرف مسجد میں قرآن خوانی ہوئی اور نقشبندی مجددی سلسلہ کی خانقاہ عنائتیہ رام پور کے سجادہ نشین حضرت محمد اللہ صاحب نے مسجد ہی میں طویل اور رقت آمیز دعا کروائی تھی۔

دربار حضرت مجدد الف ثانیؒ کے سجادہ نشین سید محمد یحییٰ صاحب کی طرف سے بار بار اعلان ہوتا اور کئی ایک مقامات پر واضح طور پر لکھا تھا کہ مزار شریف پر خواتین نہ آیا کریں اور کسی بھی شکل میں مزارات پر کسی بھی قسم کا سجدہ کرنا۔ جھکنا اور کوئی بھی خلاف شرع کام یا کوئی ایسی حرکت جو کہ شرک و بدعت میں شمار ہوتی ہو سختی سے منع ہے۔ لیکن اس واضح ہدایت کے باوجود بعض سیاہ دل اور شرک و بدعت میں جتلا حضرات نے حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مزار مبارک اور احاطہ کے اندر دوسرے بزرگوں کے مزارات۔ براس نامی گاؤں میں انبیاء کرام کے مزارات۔ سرہند شریف میں واقع حضرت مجدد الف ثانیؒ کے جد امجد حضرت امام رفیع الدینؒ۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے والدین کے مزارات پر ایسی ایسی حرکتیں کیں کہ یہاں بیان نہیں کر سکتا۔ اس موقع پر موجود بعض پاکستانی سفارت خانہ اور دوسرے پاکستانی سرکاری ملازمین نے مجھ سے اپنے دلی جذبات کا اظہار ان الفاظ میں کیا کہ اگر ہم مجبور نہ ہوتے تو ان کے ساتھ وہ سلوک کرتے کہ یہ لوگ ہمیشہ یاد رکھتے۔

ضلعی انتظامیہ کی طرف سے پاکستانی وفد کو عام خاص باغ سرہند شریف میں ظہرانہ دیا گیا جہاں پاکستانی لیڈروں کے علاوہ ضلعی انتظامیہ فتح گڑھ صاحب۔ ہندوستانی صوبائی اور مرکزی حکومتوں کے نمائندہ اور ممبران پارلیمنٹ نے بھی خطاب کیا۔ جبکہ سرہند شریف میں قائم سکھوں کے ماتا گجری کالج کی طرف سے بھی پاکستانی وفد کو الوداعی عشائیہ دیا گیا۔

پاکستانی وفد ۶ جولائی کو براستہ امرتسر اور اٹاری چیک پوسٹ سے واہگہ بارڈر پہنچا تو حضرت امیر مرکزیہ کے درجنوں مریدین واہگہ بارڈر پر استقبال کے لئے موجود تھے۔

واہگہ بارڈر پر نماز ظہر ادا کرنے کے بعد حضرت امیر مرکزیہ گوجرانوالہ تشریف لے گئے جہاں سے ۷ جولائی کو قبلہ حضرت صاحب خانقاہ سراجیہ مجددیہ تشریف لے گئے۔ رپورٹ حبیب اللہ چیمہ

بارہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم

۱۰ر اگست ۱۹۹۷ء کو حسب سابق سنٹرل جامع مسجد برمنگھم میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں برطانیہ کے مختلف شہروں اور دیہات سے سینکڑوں وفود نے کاروں' بسوں' کوچوں اور ویگنوں کے ذریعہ رات بھر کا سفر کر کے ۱۰ر اگست کی صبح کانفرنس میں شرکت کی۔

سنٹرل جامع مسجد برمنگھم برطانیہ کی بہت بڑی جامع مسجد کا وسیع و عریض ہال اپنی تمام تر وسعتوں کے باوجود سامعین کی کثرت سے تنگی دامن کا شکوہ کرنے لگا۔ شدید گرم ترین دن کے باوجود صبح سے شام تک سامعین نے جس حوصلہ و ہمت سے کانفرنس کی کاروائی کو سنا۔ یہ اہلیان برطانیہ کی عقیدہ ختم نبوت سے والہانہ محبت کا منہ بولتا ثبوت تھا۔ کانفرنس کے لئے برطانیہ کے طول و عرض کا حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب نے دو مرتبہ دورہ کیا۔

حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب نے اپنے رفقاء مولانا مفتی محمد جمیل صاحب' مولانا سعید احمد صاحب' مولانا محمد طیب صاحب' رانا محمد انور صاحب اور دوسرے ساتھیوں سمیت پورے برطانیہ کے طول و عرض کا طوفانی دورہ کیا اور سترہ روز میں کم و بیش ایک سو مساجد میں آپ کے بیانات ہوئے۔

قطب الارشاد حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری کے خلیفہ مجاز اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماء پیر طریقت حضرت سید انور حسین نفیس رقم کی سربراہی میں مولانا اللہ وسایا صاحب' مکرم مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب' اور عالمی مجلس برطانیہ کے رہنما مولانا محمد ایوب سورتی صاحب پر مشتمل وفد نے لنکا شائر کا دس روزہ طوفانی دورہ کیا اور متعدد مقامات پر کانفرنسوں سے خطاب کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب اور مکرم صاحبزادہ حافظ محمد عابد صاحب نے کانفرنس سے قبل متعدد شہروں کا دورہ کیا اور کانفرنس کی تیاری کے لئے مختلف مقامات پر خطاب کئے۔

یوں کانفرنس سے قبل پورے برطانیہ میں ان وفود کے ذریعہ ختم نبوت کا پیغام پہنچایا' اور بحمدہ تعالیٰ ان دوروں کے اثرات کانفرنس کے دن دیکھنے میں آئے' کانفرنس میں عوام کی بھرپور شرکت سے محسوس ہوتا تھا کہ پورے برطانیہ سے وفود و قافلے برمنگھم میں جمع ہو گئے۔

۱۰ر اگست کو کانفرنس کا آغاز ہوا قبل از ظہر کے اجلاس کے صدر حضرت امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم اور مہمان خصوصی حضرت پیر طریقت سید انور حسین مدظلہ نفیس رقم تھے۔ بعد از ظہر کے دوسرے اجلاس کی بھی صدارت حضرت امیر مرکزیہ نے فرمائی' جبکہ مہمان خصوصی جمعیت علماء ہند کے

صدر، امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ تھے، کانفرنس میں حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ، قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن صاحب، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی، حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب، مولانا اللہ وسایا صاحب، جناب نذیر احمد غازی صاحب لاہور، مولانا محمد اکرم طوفانی، حاجی عبدالحمید بلجیم، مولانا احسان اللہ ہزاروی صاحب، مولانا نور الاسلام بنگلہ دیش، مولانا مفتی محمد اسلم، مولانا عبدالرشید ربانی، مولانا منظور احمد الحسینی نے خطاب کیا، تلاوت دارالعلوم کراچی کے قاری عبدالمالک نے کی۔ کانفرنس میں اردو، عربی، انگلش میں تقاریر ہوئیں، انڈونیشیا کے سابق قادیانی مبلغ نے اسلام قبول کرنے کے بعد برطانیہ کی ختم نبوت کانفرنس میں بطور خاص شرکت کی اور اپنے خطاب میں مرزا قادیانی کے خوب لتے لیے۔

کانفرنس میں مولانا عبید الرحمٰن، مولانا محمد حسین، مفتی مقبول احمد، مولانا امداد اللہ قاسمی مسجد حمزہ، حاجی صادق، مولانا حافظ محمد اکرم، حاجی محمد معصوم، حاجی حسن شاہ، احمد واعظ، مولانا علی بھائی، مفتی محمد ابراہیم راجہ، مولانا محمد کمال، مولانا محمد سلیم، مولانا عبدالباری، قاری محمد ابراہیم بہبودی، حافظ محمد ازہر، حاجی محمد معصوم، قاری قمرالزمان، مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی، مولانا عزیز الرحمٰن توحیدی، مولانا محمد خورشید، قاری محمد طیب نقشبندی، قاری محمد عمر خطاب، مولانا محمد طیب لدھیانوی، مولانا سعید احمد جلالپوری، قاری عبدالمالک، مولانا اقبال اللہ، مولانا محمد فاروق ملا، مولانا بہاؤ الدین، صوفی اللہ دتہ، مولانا منظور احمد الحسینی، مولانا محمد ایوب مدنی، مولانا محمد اسمٰعیل راجہ، مولانا محمد عمران جہانگیری، قاری عبدالرشید رحمانی، مولانا ضیاء الحق، مولانا محمد ارشد، سید عسقلان شاہ، حاجی محمود الرحمٰن، قاری محمد شریف، مولانا عزیز الحق، عزت خان، مولانا عزیز الرحمٰن، محمد انور رانا، محمد اسلم زاہد، مولانا محمد اسد فیض علی شاہ، مولانا محمد عیسیٰ منصوری، مفتی محمد اسماعیل، محمد نعمان، قاری غلام نبی، مولانا غلام احمد، مولانا ریاض الحق، مفتی محمد سہیل، عمران زکی، مولانا عبدالرحمٰن، منصور بھائی، مفتی محمد فاروق اور دیگر علماء کرام نے شرکت کی۔ دونوں نشستوں میں محمد شعیب نے ہدیہ نعت پیش کیا۔

اس موقعہ پر روزنامہ جنگ لندن نے خصوصی ایڈیشن شائع کیا۔ کانفرنس ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔ اللہ رب العزت اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازیں۔

وفود کی واپسی:

۱۳ اگست کو حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ، حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان، قاری عبدالمالک اور مولانا محمد طیب برطانیہ سے عمرہ کے لئے سعودی عرب تشریف لے گئے اور ۱۶ اگست کو پاکستان واپس تشریف لائے۔ کراچی ایئرپورٹ پر مولانا نذیر احمد تونسوی کی سربراہی میں جماعتی رفقاء، علماء کرام اور حضرت کے متعلقین نے آپ کا استقبال کیا۔

۲۴ر اگست کو حضرت امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب' صاحبزادہ حافظ محمد عابد اور حافظ قاری محمد عثمان جالندھری عمرہ کے لئے سعودی عرب تشریف لائے۔ ۳۱ر اگست کو حرمین شریفین کی زیارت سے فراغت کے بعد حضرت امیر مرکزیہ لاہور تشریف لائے۔ جہاں حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ کی قیادت میں لاہور' گوجرانوالہ' راولپنڈی' ساہیوال' چیچہ وطنی کے علماء' جماعتی کارکنوں اور حضرت امیر مرکزیہ کے متوسلین نے کثیر تعداد میں حضرت امیر مرکزیہ کا استقبال کیا۔

۱۸ر اگست کو حضرت مولانا سید انور حسین نفیس' مولانا اللہ وسایا' مولانا سعید احمد' کنور محمد سلیم' رانا محمد انور اور دوسرے حضرات عمرہ کے لئے حجاز مقدس تشریف لائے۔ یکم ستمبر کو حضرت اقدس انور حسین نفیس رقم کراچی تشریف لائے۔ جہاں جماعتی رفقاء نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ تین روزہ کراچی قیام کے بعد ۴ ستمبر کو آپ لاہور کے لئے روانہ ہوئے۔ کراچی ایئرپورٹ پر جماعتی رفقاء نے آپ کو رخصت کیا۔ اور لاہور ایئرپورٹ پر لاہور کے جماعتی رفقاء نے آپ کا استقبال کیا۔

ختم نبوت کانفرنس جرمنی

جرمنی کے دارالحکومت فرینکفرٹ کے آفن باغ میں عظیم الشان دوسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۷ر جولائی ۱۹۹۷ء کو منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا اہتمام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جرمن کے امیر حضرت مولانا مشتاق الرحمٰن صاحب مدظلہ نے کیا تھا۔ کانفرنس میں یورپ کے مختلف ممالک اور جرمنی کے شہروں سے وفود نے شرکت کی۔

کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مبلغ مولانا اللہ وسایا مکتہ المکرمہ کے فضیلتہ الشیخ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی' برطانیہ عالمی مجلس کے ناظم تبلیغ مولانا منظور احمد الحسینی' جمیعتہ علماء برطانیہ کے رہنما مولانا قاری غلام نبی اور بلجیم مجلس کے امیر حاجی عبدالحمید اور دوسرے رہنماؤں نے خطاب کیا۔

کانفرنس میں عوام کا جوش و جذبہ قابل قدر تھا۔ بھرپور حاضری تھی۔ مقررین نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت' مسئلہ حیات و نزول مسیح علیہ السلام کذب مرزا قادیانی' کے عنوانات پر سیر حاصل بیانات کئے۔ حالات حاضرہ پر روشنی ڈالی گئی۔ قراردادیں منظور کی گئیں۔ کانفرنس ہر طرح سے کامیاب اور مثالی تھی۔ کانفرنس کی کاروائی پانچ گھنٹوں پر مشتمل تھی۔ سامعین نے بڑی محبت اور مثالی نظم و ضبط سے کانفرنس کی کارائی کو سنا۔

کانفرنس کے آخری اجلاس میں سامعین کے سوالات کے مولانا اللہ وسایا نے جوابات دیئے۔ اختتامی دعا کے بعد کانفرنس کے مدعوین و شرکاء کی خوردونوش سے تواضع کی گئی۔

ختم نبوت کانفرنس بلجیم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۶ جولائی ۱۹۹۷ء کو بلجیم میں دوسری سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ پاکستان سے مولانا اللہ وسایا' برطانیہ سے مولانا منظور احمد الحسینی اور جمعیت علماء برطانیہ کے رہنما مولانا قاری غلام نبی نے شرکت کی۔ بلجیم کی اس کانفرنس کا بلجیم ختم نبوت کے امیر حاجی عبدالحمید اور ان کے رفقاء نے اہتمام کیا تھا۔ بلجیم کے گردونواح کے شہروں اور یورپ کے مختلف ممالک سے وفود نے کانفرنس میں شرکت کی۔ کانفرنس کی کاروائی کئی گھنٹے جاری رہی۔ کانفرنس کے سٹیج سیکرٹری مسلم لیگ بلجیم کے جنرل سکرٹری تھے۔ کانفرنس کے اختتام پر مسلمانوں کی خوردونوش سے تواضع کی گئی۔ کانفرنس کے انشاء اللہ العزیز دور رس نتائج برآمد ہوں گے۔ کانفرنس حاضری تقاریر' جوش و جذبہ اور انتظامات کے اعتبار سے ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔

حاجی عبدالمنان کوئٹہ کا سانحہ ارتحال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے خازن اور بزرگ رہنما حاجی عبدالمنان صاحب 19ر اگست 1997ء کو قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ حاجی صاحب زندگی کے آخری لمحہ تک عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے سرگرم عمل رہے۔ بہت ہی بہادر تھے۔ اللہ رب العزت نے ان کو خوبیوں کا مرقعہ بنایا تھا۔ ادارہ لولاک اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ان کے سانحہ ارتحال پر ان کے پسماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی نعمت ارزاں فرمائیں۔ (آمین) عالمی مجلس کے کارکنوں اور رہنماؤں سے درخواست ہے کہ وہ مرحوم کی مغفرت کے لئے ایصال ثواب و قرآن خوانی کا سلسلہ جاری رکھیں۔

مجلس تحفظ ختم نبوت قصور کا ماہانہ اجلاس

قصور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قصور کا ایک ماہانہ اجلاس بعد نماز عشاء جامع مسجد گنبد والی میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت فاضل دارالعلوم دیوبند بقیتہ السلف حضرت مولانا سید طیب شاہ ہمدانی نے کی اجلاس کا آغاز قاری مشتاق احمد رحیمی صاحب امیر تحفظ نبوت سٹی قصور کی تلاوت کلام پاک سے ہوا غرض و غایت مبلغ ختم نبوت ضلع قصور اوکاڑہ کے مولانا عبدالرزاق مجاہد شجاع آبادی نے بیان کی۔ انہوں نے بتایا کہ بھائی پھیرو' چوکی' کھیر پنڑ' کہنھار' گوہڑ بنھار' منڈی احمد آباد و دیگر کئی ایک جگہوں میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کا نوٹس لیا گیا تو قادیانی کافی سہم گئے ہیں اور ان کے تمام حربے ناکام ہوگئے ہیں شرکاء اجلاس نے کہا کہ ہم اپنی اپنی جگہوں میں انشاء اللہ قادیانیوں کی تمام سازشوں کو ناکام کرنے کی ضرور کوشش کریں گے۔

اجلاس میں یہ بھی طے ہوا کہ قادیانیت زدہ علاقوں میں ضلعی مبلغ مولانا عبدالرزاق شجاع آبادی کے درس رکھے جائیں اور لٹریچر بھی تقسیم کیا جائے بعد میں مرکز سے رابطہ کر کے مرکزی مبلغ کے ان علاقوں میں پروگرام کرائے جائیں گے اور شجاعبادی کے دس روزہ تبلیغی پروگرام قاری مشتاق احمد رحیمی' اللہ دتہ مجاہد عبدالرزاق شجاعبادی اپنا اجلاس کر کے طے کر لیا کریں گے۔

اجلاس میں وفد تشکیل دیا گیا جس وفد نے مسلک اہل حدیث کے علماء کرام اور دیگر مکاتب فکر کے علماء سے ملاقاتیں کیں اور قادیانیت کے عزائم کے بارے میں ان کو آگاہ کیا ملاقات کرنے والے معززین یہ تھے چوہدری محمد شفیع صاحب' جناب شبیر احمد' اللہ دتہ مجاہد' محمد ارشد' مولانا عبدالرزاق شجاع آبادی' مسلک اہل حدیث کے جید عالم دین مولانا عبدالعظیم انصاری کوٹ اعظم خاں والے نے وفد کا عظیم الشان خیرمقدم کیا اور مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی اجلاس میں سالانہ سولویں ختم نبوت کانفرنس مسلم کالونی میں ہونے والی کی یاد دہانی کرائی گئی۔ کانفرنس کو بھرپور کامیاب کرنے کے لئے قافلے کی روانگی کا بندوبست کیا جائے۔

اجلاس میں ان حضرات نے شرکت کی۔ مولانا قاری محمد اجمل' قاری حبیب اللہ قادری مولانا رضا الرحمٰن قاری احسان اللہ رحیمی' قاری بلال بہادر' قاری محمد اسحاق' محمد ریاض' حافظ اکرم' حافظ محمد رمضان عرف جان' محمد حامد' محمد عرفان' حکیم محمد علی تبسم' اللہ دتہ مجاہد' محمد صادق' محمد عاصم' محمد امین' عبدالرزاق' قاری مشتاق احمد رحیمی' محمد یونس بھٹی' مولانا سید طیب شاہ صاحب ہمدانی' مولانا عبدالرزاق شجاع آبادی' قاری علم الدین' چودھری شبیر احمد' حافظ ابوبکر' قاری محمد رمضان کے علاوہ کثیر کارکنوں نے اجلاس میں شرکت کی اجلاس حضرت مولانا سید طیب شاہ ہمدانی کی دعا سے اختتام پذیر ہوا۔

پتوکی میں قادیانیوں کی سازش ناکام

پتوکی (رپ) گذشتہ دنوں جب گستاخان رسول قادیانیوں مرتدوں نے مسلمانوں کو تبلیغ کے ذریعے گمراہ کرنے کی کوشش کی تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سرگرم کارکن مرد مجاہد جناب صوفی محمد صادق زرگر اور جناب راجہ رستم ظہیر اور چوہدری منیر احمد نے قادیانیوں کو دفعہ 295-B کے تحت گرفتار کرایا ان کو اپنی دولت پہ ناز تھا اوپر تک رابطے شروع کر دیئے ادھر نبیؐ کے پروانوں کو محمدؐ عربی کی غلامی پر ناز تھا آخرکار ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج تحصیل پتوکی کے جناب چوہدری عبدالشکور صاحب نے فریقین کے دلائل سنے اور دونوں قادیانی ملزموں بشیرالحق' مبشر احمد کی ضمانتیں منسوخ کر دیں مسلمانوں کی طرف سے جو مسلم وکلاء شریک ہوئے چودھری صبغتہ اللہ ایڈووکیٹ ملک محمود احمد' چوہدری محمد ارشد صدر بار پتوکی فاروق احمد ایڈووکیٹ' چوہدری بشیر احمد ایڈووکیٹ صاحبان نے مسلسل دو گھنٹے کی بحث میں اپنا موقف بھرپور طور پر پیش کیا جبکہ قادیانی وکلاء اپنا موقف پیش کرنے میں بری طرح ناکام ہوئے۔ مسلمانوں کے اندر خوشی کا سماں تھا پتوکی کے در و دیوار کو عاشقان مصطفیٰؐ کی مسرت پہ ناز تھا یہاں سے قادیانی رسوا ہو کر لاہور ہائیکورٹ میں گئے وہاں بھی کفر کے تمام حربے زیر

زمین ہوگئے ہائیکورٹ کے جسٹس جناب راؤ محمد اقبال نے بھی ان کی ضمانتیں منسوخ کردیں۔ یوں کافر مرتدین گستاخان رسول کو جیل میں پہنچاکر چنوکی کے مسلمانوں نے سکون کا سانس لیا ہے گزشتہ دنوں مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالرزاق مجاہد شجاع آبادی نے چنوکی دارالعلوم دیوبند و جامعہ عثمانیہ ریل بازار میں کارکنوں سے ملاقاتیں کی اور مختصر سا اجلاس ہوا جس میں مندرجہ ذیل شرکاء نے شرکت کی۔ مولانا نور محمد شاکر پروفیسر' مولانا مسعود الحسن' مشتاق احمد معاویہ' محمد الیاس ساقی' مولانا محمد عاشق' حافظ خالد مجاہد' محمد عبداللہ' دین محمد قاسمی' نثار احمد ظہیر قاری عبدالحئی کے علاوہ کثیر کارکن شریک ہوئے۔

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سلانوالی ضلع سرگودھا

امیر۔ محمد افضل الحسینی' ناظم فیض محی الدین' ناظم تبلیغ مولانا سعد اللہ' ناظم نشرو اشاعت حافظ عبد الستار' خازن مرزا محمد گلزار' نمائندہ مجلس عمومی محمد افضل الحسینی

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جھاوریاں ضلع سرگودھا

امیر۔ مولانا قاضی عبد المالک' ناظم عبد الرزاق' ناظم تبلیغ مفتی عبد الرحمٰن' ناظم نشرو اشاعت عبد الباسط' خازن قاری اللہ دین' نمائندہ مجلس عمومی مولانا قاضی عبدالمالک

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیاقت پور

امیر ملک عبد الغفور' ناظم صوفی نور محمد' ناظم تبلیغ مولانا ظہور رحیم صاحب' ناظم نشرو اشاعت مولانا منیر احمد صاحب' خازن محمد عبد اللہ صاحب' نمائندہ مجلس عمومی ملک عبدالغفور و صوفی نور محمد صاحب

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان

امیر مولانا قاضی عزیز الرحمٰن' ناظم لیاقت علی احرار' ناظم تبلیغ مولانا عبد القیوم اشرفی' ناظم نشرو اشاعت ماسٹر بشیر احمد چاچڑ' خازن حاجی مقبول احمد صاحب' نمائندہ مجلس عمومی مولانا قاضی عزیز الرحمٰن و لیاقت علی احرار

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ظاہر پیر (خان پور)

امیر مولانا منظور احمد صاحب' ناظم مولانا مشتاق احمد صاحب' ناظم تبلیغ محمد رفیق صاحب' ناظم نشرو اشاعت محمد حنیف حقانی صاحب' خازن حافظ الٰہی بخش صاحب' نمائندہ مجلس عمومی مولانا منظور احمد صاحب و مولانا محمد حنیف صاحب حقانی

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر

امیر مولانا سید محمد شاہ صاحب' ناظم جناب قاری خلیل احمد صاحب' ناظم تبلیغ حافظ معتزر ارشاد' ناظم نشرو اشاعت

جناب زاہد رفیق صاحب' خازن شیخ محمد سعید صاحب' نمائندہ مجلس عموی حاجی رشید احمد' قاری خلیل احمد' مولانا بشیر احمد صاحب

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوں عاقل

امیر مولانا فاروق احمد' ناظم شیخ عبد الرحمٰن' ناظم تبلیغ حافظ محمد عبد اللہ شیخ' ناظم نشرو اشاعت حافظ حکیم عبد الرحمٰن' خازن محمد رمضان شیخ' نمائندہ مجلس عموی مولانا فاروق احمد' حافظ محمد عبد اللہ' رضا محمد شیخ

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت عنایت پور تحصیل شجاع آباد

امیر مولوی عطاء الرحمٰن' ناظم سید عاشق حسین' ناظم تبلیغ حافظ حسین احمد' ناظم نشرو اشاعت مولانا خلیل احمد' خازن محمد جمیل' نمائندہ مجلس عموی حضرت مولانا عبد الرحیم اشعر

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حاصل پور

امیر حافظ محمد ادریس' ناظم ملک محمد یوسف' ناظم تبلیغ علی شیر' ناظم نشرو اشاعت قاری غلام فرید' خازن مولانا محمد اسرائیل' نمائندہ مجلس عموی مولانا محمد اسرائیل صاحب

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت احمد پور شرقیہ

امیر مولانا غلام احمد صاحب' ناظم میاں شیر محمد قریشی صاحب' ناظم تبلیغ حافظ عبد الرشید صاحب' ناظم نشرو اشاعت عبد الرشید قریشی صاحب' خازن محمد اسلم قریشی صاحب' نمائندہ مجلس عموی میاں شیر محمد قریشی صاحب

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خان پور

امیر مولانا مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی صاحب' ناظم مولانا عبد الکریم ندیم' ناظم تبلیغ نسیم احمد صدیقی' ناظم نشرو اشاعت مولانا عبد القیوم صاحب' خازن مولانا عبد الرزاق صاحب قریشی' نمائندہ مجلس عموی مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی صاحب و مولانا عبد الکریم ندیم صاحب

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خوشاب

امیر قاری سعید احمد' ناظم محمد اعجاز شاکری' ناظم تبلیغ حاجی محمد ریاض' ناظم نشرو اشاعت ملک یعقوب' خازن سائیں سعود' نمائندہ مجلس عموی قاری سعید احمد

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جلہ ارائیں ضلع لودھراں

امیر مولانا اللہ یار صاحب' ناظم شیخ محمد شفیع صاحب' ناظم تبلیغ مولانا عبد الغفور صاحب' ناظم نشرو اشاعت حاجی عبد الرحمٰن صاحب' خازن حاجی فیض صاحب' نمائندہ مجلس عموی مولانا اللہ یار صاحب

کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کی

اجمالی کارکردگی

از جناب مولانا محمد عثمان صاحب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت

تربیتی کیمپ

علماء اور ائمہ مساجد کو قادیانی فرقہ کی دسیسہ کاریوں سے آگاہ کرنے کیلئے مجلس نے تربیتی کیمپوں کا سلسلہ شروع کیا، جس کی سنہ وار تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۹۸۸ء۔ دس روزہ تربیتی کیمپ دیوبند

۱۹۹۰ء۔ دوسرا دس روزہ تربیتی کیمپ دیوبند

۱۹۹۱ء ایک روزہ تربیتی کیمپ فیروز آباد (یوپی)

۱۹۹۲ء (۱) پانچ روزہ تربیتی کیمپ گوہاٹی (۲) سہ روزہ تربیتی کیمپ مدراس (۳) ایک روزہ تربیتی کیمپ الوائی (کیرالا)

۱۹۹۳ء۔ (۱) دو روزہ تربیتی کیمپ مسیل پالم تامل ناڈو (۲) سہ روزہ تربیتی کیمپ بھاگلپور (بہار)

۱۹۹۴ء (۱) سہ روزہ تربیتی کیمپ بنگلور (کرناٹک)

۱۹۹۵ء۔ سہ روزہ تربیتی کیمپ کلکتہ (بنگال)

۱۹۹۶ء چار روزہ تربیتی کیمپ نیپال (۲) دو روزہ تربیتی کیمپ مرشد آباد بنگال (۳) دو روزہ تربیتی کیمپ بھٹورا اجمیر (۴) دو روزہ تربیتی کیمپ چھوٹا آنگانمیا (مغربی بنگال)

۱۹۹۷ء دو روزہ تربیتی کیمپ ۲۴ پرگنہ (مغربی بنگال)

اس طرح کل چودہ نہایت کامیاب تربیتی کیمپ منعقد ہو چکے ہیں جنمیں سیکڑوں علماء وائمہ نے رد قادیانیت کے متعلق ضروری اور قیمتی معلومات حاصل کی ہیں۔

عمومی اور خصوصی اجتماعات اور کانفرنسیں

گزشتہ دس سالوں میں ملک کے مختلف علاقوں اور ریاستوں میں مجلس کی طرف سے اور اس کی نگرانی میں چھوٹے بڑے جلسے، اجتماعات، اور کانفرنسیں منعقد ہوئیں۔ ان میں سے چند جگہوں کے نام یہ ہیں۔

دہلی، روڑکی، فیروز آباد، مالیر کوٹلہ، لدھیانہ، آگرہ، راجمندری، (آندھرا) الوائی، (کیرالا) منگلور (کرناٹک) سہارنپور، باگوڑا (بنگال) برن پور (ویسٹ بنگال) بجنور، مرادآباد، مالی گاؤں (مہاراشٹرا) وانمباڑی (تامل ناڈو) کلکتہ، حیدرآباد (آندھرا) بنگلور، مرشد آباد، ندیا، بیر بھوم، مالدہ، بردوان (مغربی بنگال) آسام، ہریانہ، ہماچل پردیش، پنجاب، میگھالیہ، منی پور۔

علاوہ ازیں بڑے پروگراموں کی تیاری کے سلسلے میں سیکڑوں مساجد میں پروگرام منعقد ہوئے، جن سے رائے عامہ بیدار ہوئی، چنانچہ موجودہ کانفرنس کے موقع پر دہلی کی مساجد، محلوں، اور کالونیوں میں دو سو سے زائد مقامات پر عام جلسے ہوئے، جن کے ذریعے ایک اندازہ کے مطابق کم وبیش پانچ لاکھ مسلمانوں نے قادیانی فرقہ کی فریب کاریوں کو سمجھ کر اس سے مکمل بیزاری کا اظہار کیا۔

مناظرے اور مباحثے

جابجا قادیانی مبلغین اپنی سچائی ثابت کرنے کے لئے مناظرہ کا چیلنج کرتے ہیں مجلس نے اس سلسلہ میں بھی قادیانیوں کا تعاقب جاری رکھا۔

الحمدللہ ہر جگہ مباحثہ میں یا تو قادیانی لاجواب ہوئے یا چیلنج دے کر روپوش ہو گئے، اور سامنے آنے کی ہمت نہ کر سکے، اس طرح کے واقعات درج ذیل جگہوں پر پیش آئے

۱۔ خامنی، (ضلع متھرا) ۲۔ اڑنگ (ضلع متھرا) ۳۔ رہتار (ضلع آگرہ) ۴۔ مالیر کوٹلہ (پنجاب) ۵۔ سیانگ بازار (میگھالیہ) ۶۔ ایٹہ (یوپی) ۷۔ لسب (ہماچل پردیش) ۸۔ مسیل پالم، (تامل ناڈو) ۹۔ منی پور ۱۰۔ پانڈو

مرزائیت سے توبہ

مجلس تحفظ ختم نبوت اور اس کے رفقاء کار کی محنتوں کے نتیجہ میں بفضل خداوند درج ذیل جگہوں پر مرزائیوں نے توبہ کی اور دوبارہ مشرف بہ اسلام ہوئے۔

۱۔ امروہہ (مرادآباد) میں دس افراد نے مرزائیت سے توبہ کی اور اسلام قبول کیا۔

۲۔ (متھرا) میں پانچ قادیانی مشرف بہ اسلام ہوئے۔

۳۔ اڑنگ (متھرا) میں ایک شخص مرزائیت سے تائب ہوا۔

۴۔ بھاگلپور میں ایک عورت نے مرزائی مذہب چھوڑ کر اسلام قبول کیا۔

۵۔ ذاکر نگر دہلی کے ایک قادیانی مبلغ شعیب الرحمن کو مرزائیت سے توبہ کی توفیق نصیب ہوئی۔

۶۔ بھرت پور ضلع مرشد آباد کے کئی قادیانیوں نے اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا

۷۔ باگوڑا کے اجلاس میں ۷ قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔

۸۔ رام چندر پور ضلع مرشد آباد میں تمیں قادیانی گھرانے کے لوگ دوبارہ مشرف بہ اسلام ہوئے۔

۹۔ مغل چھار (آسام) میں دس بارہ گھرانوں نے اسلام قبول کیا اور قادیانیت سے توبہ کی۔

۱۰۔ کانتاو کیمی ضلع باگوڑا میں چھ قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔

۱۱۔ بلائی خاسہ (آسام) میں چار افراد قادیانیت سے تائب ہوئے۔

۱۲۔ سیانگ بازار (میگھالیہ) میں عبدالحمید نخشی نامی قادیانی مبلغ نے علماء کے ایک

وفد کے سامنے قادیانیت سے بیزاری کا اعلان کیا، اور مرزا کے جھوٹے اور کذاب ہونے کا اعلان کیا۔

مجلس کی مقامی شاخیں

کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کی شاخیں درج ذیل مقامات پر سرگرم عمل ہیں،
سہارنپور (یوپی) فیروز آباد (یوپی) تغلق آباد (دہلی) بنگلور (کرناٹک) مدراس (تمل ناڈ) میسور (کرناٹک) الوائی (کیرالہ) بھاگلپور (بہار) کلکتہ (بنگال) گوہاٹی (آسام) حیدرآباد (آندھرا پردیش) کھمم (آندھرا پردیش) چنڈی گڑھ (ہریانہ پنجاب ہماچل)۔

لٹریچر کی اشاعت و تقسیم

مجلس کی طرف سے اب تک رد قادیانیت کے موضوع پر تقریباً پچاس چھوٹے بڑے رسائل اور کتابیں شائع کی جاچکی ہیں، اور صرف موجودہ کانفرنس کے موقع پر تقریباً تین لاکھ لٹریچر طبع کرا کے تقسیم کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان خدمات کو قبول فرمائیں۔ آمین

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اوچشریف ضلع بہاول پور

امیر حاجی غلام عباس۔ ناظم مولانا رشید احمد عباسی۔ ناظم تبلیغ مولانا بشیر احمد اعوان' ناظم نشرو اشاعت قاری محمد عبد اللہ' خازن قاری عبد المالک' نمائندہ مجلس عمومی حاجی غلام عباس

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ اللہ بخش کالونی گوجرانوالہ

امیر: حافظ محمد ادریس صاحب' ناظم: عبدالرشید صاحب' ناظم تبلیغ: قاری محمد خلیل صاحب' ناظم نشرواشاعت: محمد یاسین صاحب' خازن: عبدالحمید بٹ صاحب' نمائندہ مجلس عمومی: حافظ محمد ادریس صاحب

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ گجرات

امیر: چوہدری احسان الحق صاحب' ناظم: قاری محمد شفقت صاحب' ناظم تبلیغ: چودھری قربان علی صاحب' ناظم نشرواشاعت صوفی محمد جمیل صاحب' خازن: جمشید اقبال صاحب' نمائندہ مجلس عمومی: جمشید اقبال صاحب

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ کوٹ نواب شاہ ضلع منڈی بہاؤالدین

امیر: اکرام اللہ خان صاحب' ناظم: عارف محمود صاحب' ناظم تبلیغ: رحم دین صاحب' ناظم نشرواشاعت: اسلام الدین صاحب' خازن: احتشام الحق صاحب' نمائندہ مجلس عمومی: مولانا اکرام اللہ' محمد اصغر صاحب

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ گلیانہ تحصیل کھاریاں

امیر: مولانا محمد یوسف الحسینی صاحب' ناظم: بشیر احمد صاحب' ناظم تبلیغ: سید خوشنود حسین شاہ صاحب ناظم نشرواشاعت: محمد نواز صاحب' خازن: حافظ محمد یونس صاحب' نمائندہ مجلس عمومی: مولانا محمد یوسف الحسینی صاحب

ادارہ

اکابر کے خطوط

سرگودھا۔بورے والہ کے بعد (جگہ کا نام معلوم نہیں ہو سکا) مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس تھی۔ اس میں امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اپنی علالت کے باعث تشریف لے جانے کی پوزیشن میں نہ تھے۔ آپ نے ذیل کا خط حضرت مولانا محمد علی جالندھری مرحوم کو بھجوایا۔ رسم الخط حضرت مولانا محمد شریف جالندھری کا ہے۔ دستخط حضرت شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے ہیں۔ خط میں حالات حاضرہ پر جاندار مختصر مگر جامع تبصرہ ہے۔ اسے پڑھ کر آپ حضرات تازگی محسوس کریں گے۔ خط سے ایک اور بات بھی نمایاں ہے کہ حضرت امیر شریعت دھن اور عہد کے کتنے پکے تھے۔ جب الیکشن کی سیاست کو چھوڑا تو کاملاً چھوڑا اسکے متعلق ذرہ سی بھی گنجائش روا رکھنے کے روادار نہ تھے۔

امیر شریعت کا غیر مطبوعہ خط

برادرم محترم جناب مولانا محمد علی صاحب جالندھری' ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت

السلام و علیکم رحمتہ اللہ وبرکاتہ (کانفرنس کی مبارک ہو)

کانفرنس تحفظ ختم نبوت کے نام پر ہو رہی ہے۔ کوئی مبلغ کوئی مقرر مسئلہ ختم نبوت کے سوا یا جھوٹے مدعیان نبوت کی تیرہ سو سالہ تاریخی دجالیوں' کذابیوں کے سواء اور کسی موضوع پر شرعاً" اور اخلاقاً" تقریر کرنے کا مجاز نہیں ہے۔ کانفرنس کو سیاسی اکھاڑہ نہیں بنانا ہے۔ ہمیں جو کچھ وہاں کہنا ہے۔ اپنے مشن کے متعلق کہنا ہے ہاں تازہ مصیبت تبلیغ عیسائیت کے متعلق لوگوں کو معلومات پہنچانا بھی نہایت ضروری امر ہے۔ بس یہی وہ امور جن کے متعلق مجلس کے اندر اور باہر گفتگو کی جا سکتی ہے۔ باقی جو کچھ بھی ہوگا وہ جماعتی اصول کے خلاف ہوگا اور میں اس سے بری ہوں۔ آپ کوشش کر کے ہر صدر کو اور ہر مقرر کو اپنے دائرہ میں محدود رہنے کی تاکید کریں۔ یار زندہ صحبت باقی' مجھے بورے والا اور سرگودھا کی عدم شرکت پر حسرت بھی ہے دکھ بھی ہے۔ قلبی اور دماغی کوفت بھی ہے۔ لیکن کیا کروں پلنگ پر سے اٹھ کر غسل خانہ تک جانا بھی میرے لیے بہت بڑا مشکل کام ہوگیا ہے۔ انفلوائزا کے دوسرے حملہ نے رہی سہی کسر بھی نکال دی۔ کسی قسم کی جسمانی صلاحیت مجھ میں باقی نہیں ہے۔ خصوصاً" آج دوپہر سے بخار میں مبتلا ہوں' کھانسی الگ ہے۔ داہنی پسلیوں کے نیچے کھانستے وقت بہت درد ہوتا ہے۔ جس نے اور بھی عاجز کر دیا ہے۔ دوستوں سے دعا کی درخواست کریں اور

عرض کریں کہ ابھی نیا سورج طلوع ہونے میں بہت دیر ہے۔ آپ لوگ ابھی سے وضو کر کے سجدے کی تیاری کیوں کر رہے ہیں۔ دیوانہ گفت' ابلہہ باور کرو ملک میں انفلوئنزاء اور الیکشن انزاء دونوں وبائیں زور پر ہیں۔ ایک کا شکار (اللہ شفا بخشے) ہو چکا ہوں۔ دوسرا مرض میرا اختیاری ہے۔ انشاء اللہ کوئی انسانی قوت مجھے اپنے مقام سے ہٹا نہیں سکتی۔ یہ ہے میرا پیغام۔ چاہیے اس کو آپ اکیلے ہی پڑھیں یا سب دوستوں کے سامنے پڑھ کر سنا دیں۔

والسلام

فقیر سید عطاء اللہ شاہ بخاری

۹ نومبر ۱۹۵۷ء بوقت ۷ بجے شام ملتان شہر

مکرر آج میری بٹیا جی بھی دوپہر سے بخار اور کھانسی میں مبتلا ہو گئی ہے۔

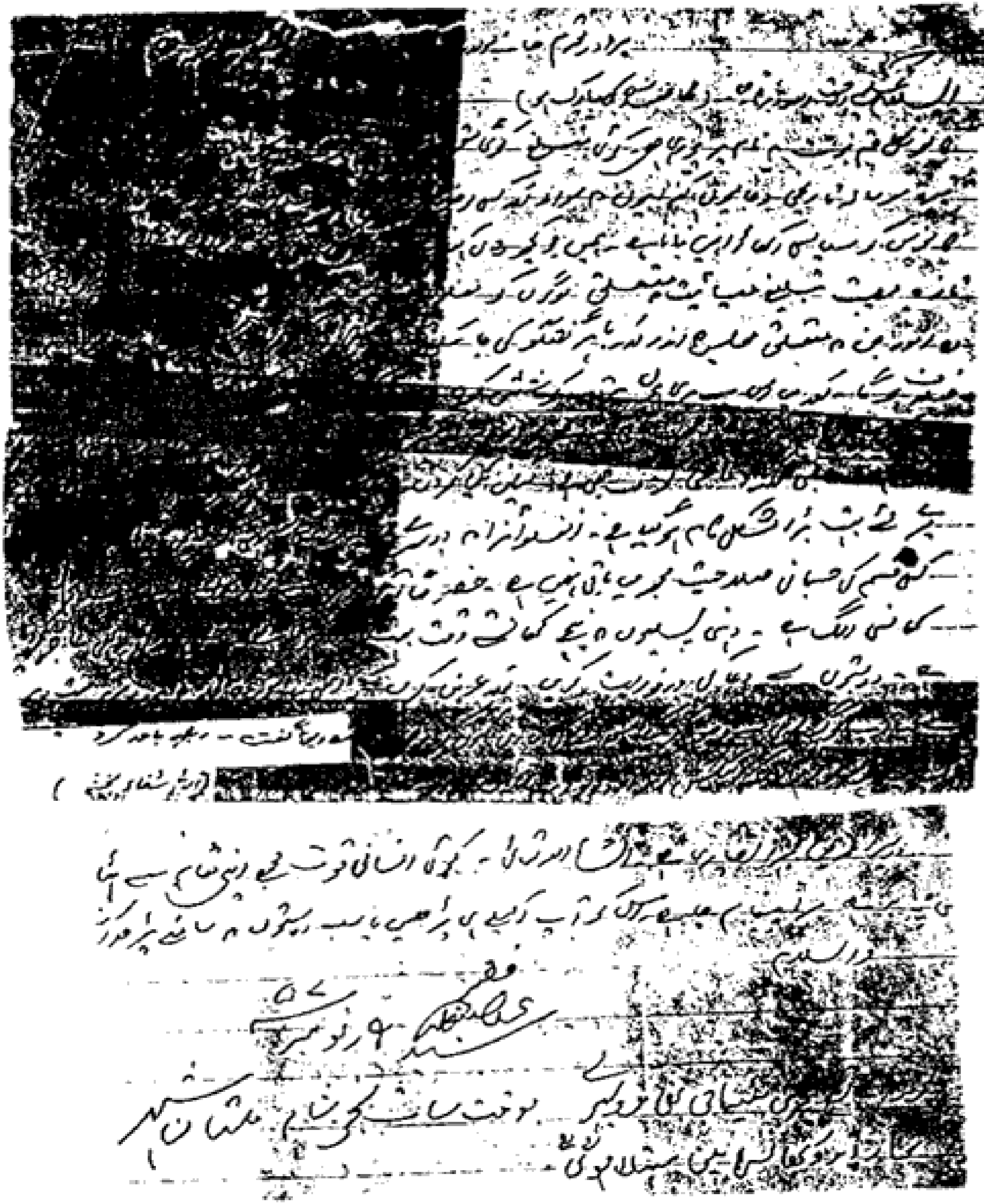

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع سرگودھوی بزرگ عالم دین۔ جامعہ سراج العلوم سرگودھا کے بانی اور قطب عالم حضرت مولانا ابو السعید احمد خان بانی خانقاہ سراجیہ سے مجاز تھے۔ آپ نے ملتان آکر حضرت امیر شریعت سے اپنے مدرسہ کے سالانہ جلسہ کا وقت لیا۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھری موجود نہ تھے تو ان کو ذیل کا خط لکھا۔

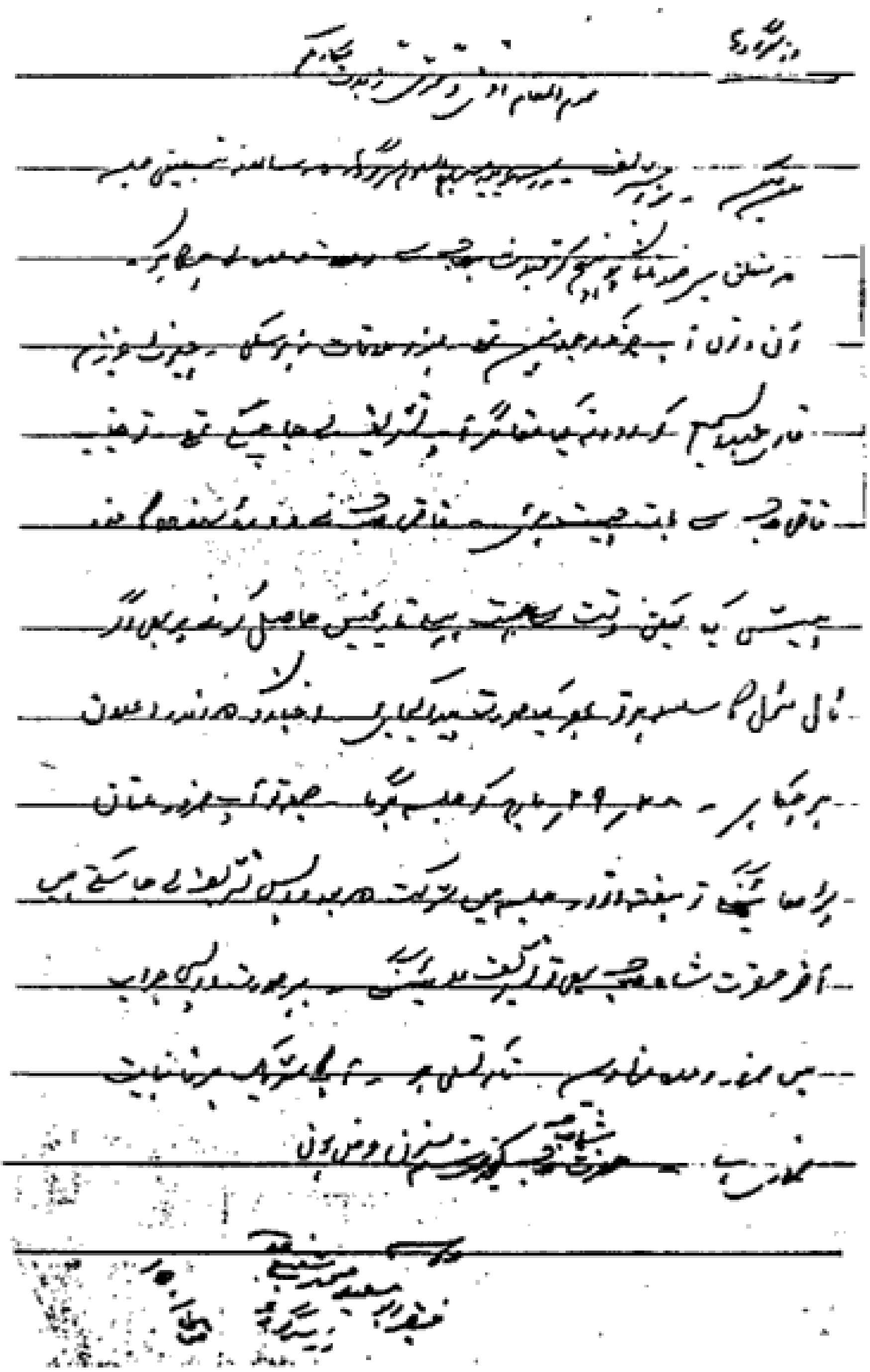

☀

حضرت مولانا محمد علی جالندھری نے مصروفیت کا عذر کر دیا تو پھر مفتی محمد شفیع صاحب نے یہ خط حضرت امیر شریعت کو تحریر کیا۔

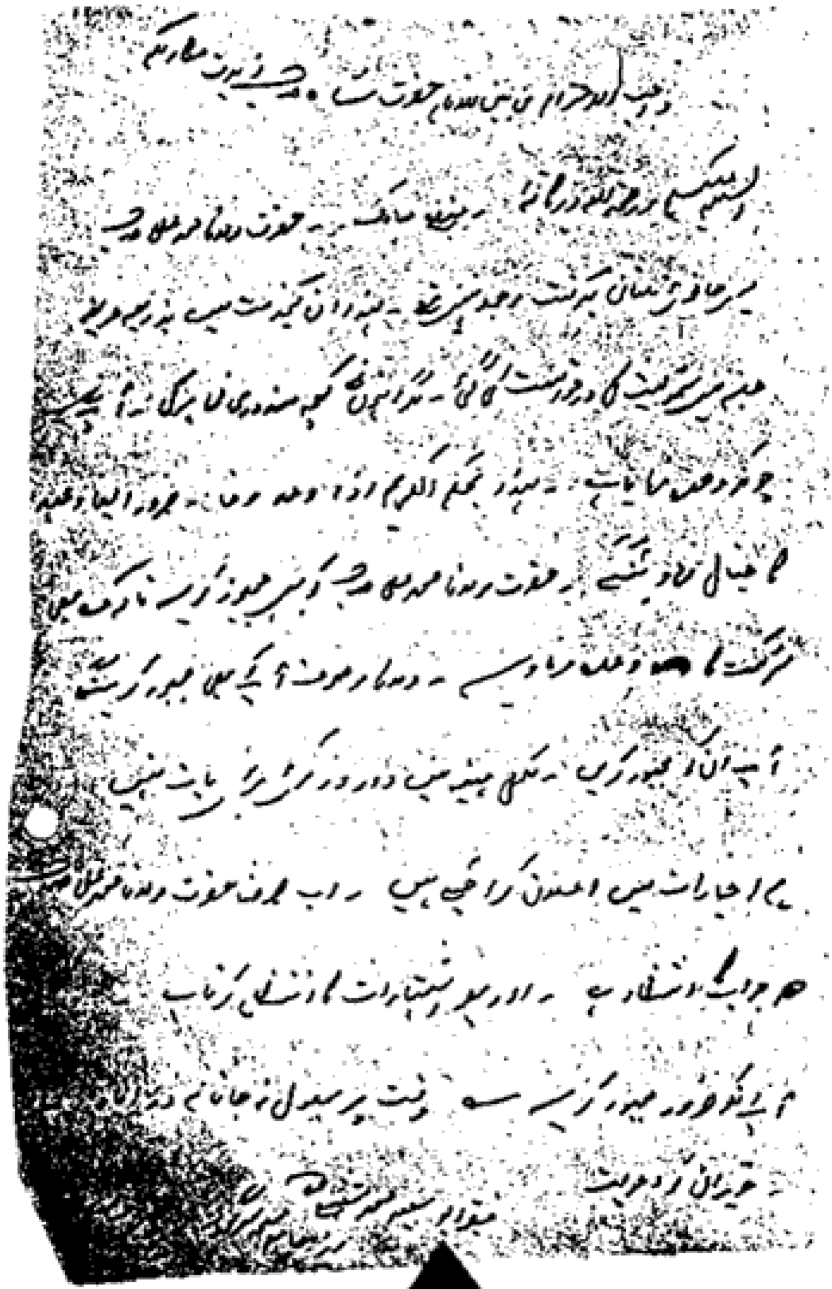

حضرت مولانا محمد چراغ رحمتہ اللہ علیہ گوجرانوالہ کے ممتاز عالم دین تھے۔ حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب کشمیری کے شاگرد تھے۔ آپ نے حضرت شاہ صاحب کی تقریر بخاری بھی عربی میں شائع کی۔ قادیانیت کی تردید میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات کے استاد تھے۔ حضرت امیر شریعت نے انہیں کوئی حکم فرمایا، تعمیل کرنا ان کے لیے ممکن نہ تھا۔ اس لئے معذرت کا خط لکھا۔ کتنے بڑے آدمی تھے ان کے خط کے ایک ایک لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت امیر شریعت کے قدموں میں بچھے بچھے جاتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

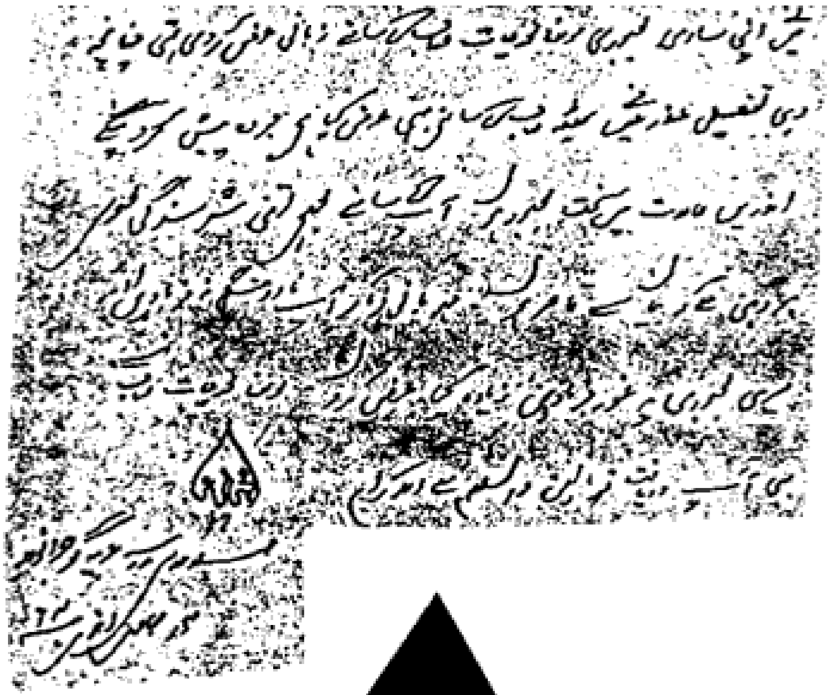

حضرت مولانا خلیل اللہ پانی پتی گوجرانوالہ میں مجلس کے مبلغ تھے مقامی مجلس کے حضرات سے ان کا کسی امر پر اختلاف ہوا۔ جھٹ انہوں نے حضرت امیر شریعت کی خدمت میں معافی کی درخواست دائر کر دی۔ اللہ رب العزت کی کروڑوں کروڑ رحمتیں ہوں۔ حضرت امیر شریعت پر آپ نے از خود معافی دینے کی بجائے ناظم اعلیٰ کو حکم دیا کہ معاملہ کی تحقیقات کی جائے۔ وہ درخواست اور اس پر شاہ جی کے احکامات یہ ہیں۔

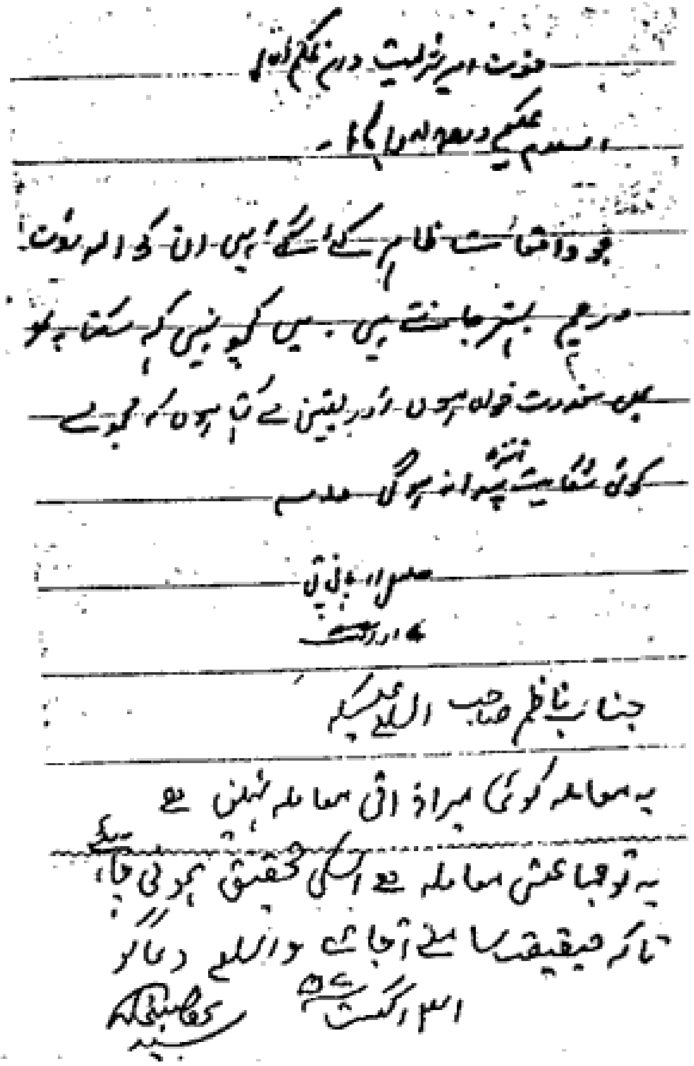

حضرت امیر شریعت دام مجدکم العالی
السلام علیکم و رحمۃ اللہ
جو واقعات نظام کے لگے ہیں ان کو آپ حضرت
صدر علیم بہتر جانتے ہیں۔ میں کچھ نہیں کہہ سکتا ہوں
بس معذرت خواہ ہوں۔ اور یقین دلاتا ہوں کہ مجھ سے
کوئی شکایت پیدا نہ ہوگی۔ خادم
خلیل اللہ پانی پتی
۴ اگست

جناب ناظم صاحب السلام علیکم
یہ معاملہ کوئی ذاتی معاملہ نہیں ہے
یہ تو جماعتی معاملہ ہے اسکی تحقیق ہونی چاہیے
تاکہ حقیقت سامنے آجائے والسلام دعاگو
۱۳ اگست

شیخ الاسلام حضرت درخواستی رحمتہ اللہ علیہ کا مکتوب گرامی جو کسی وضاحت کا محتاج نہیں ہے۔

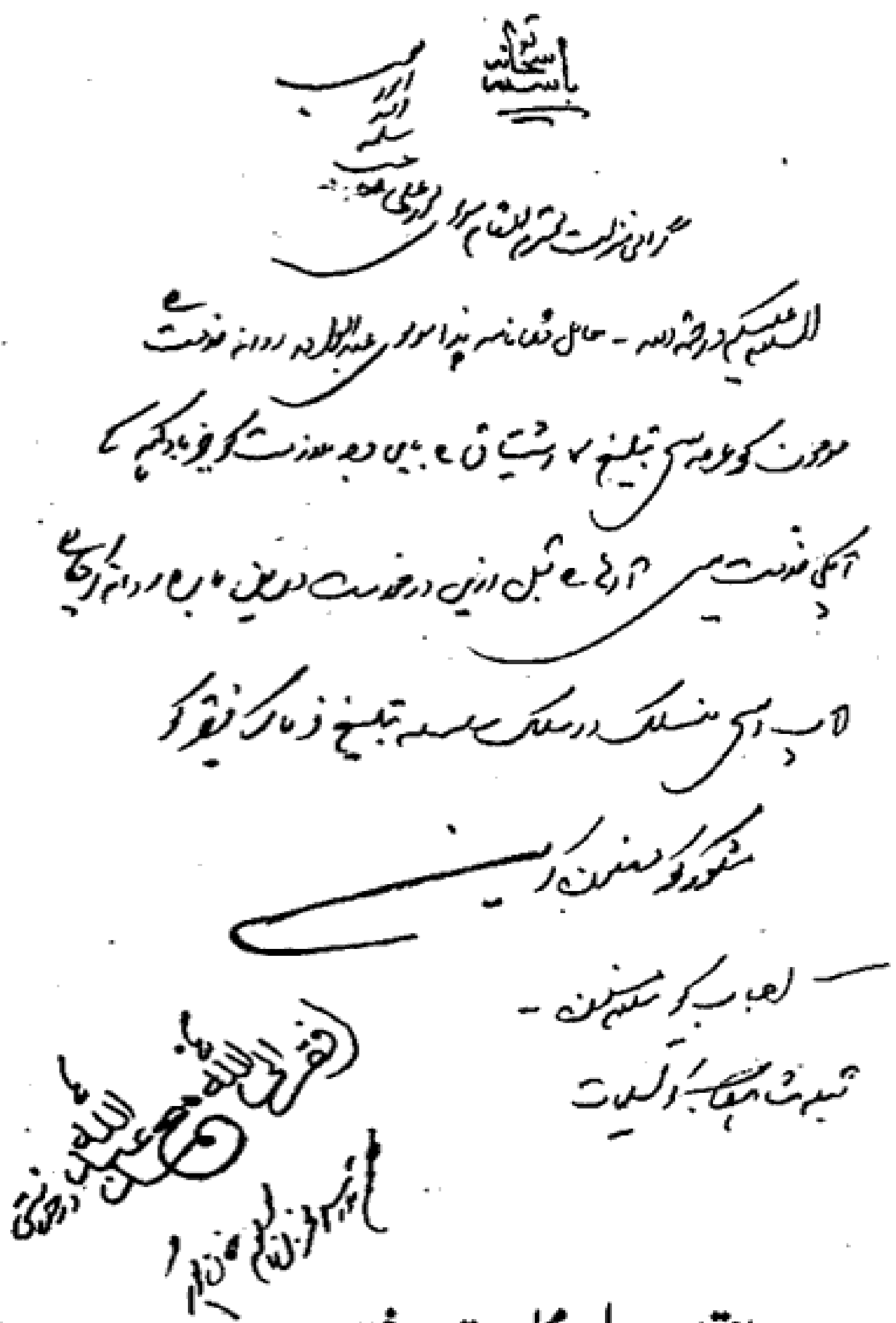
باسمہ سبحانہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ
محمد عبداللہ درخواستی

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔وزیر آباد

امیر: مولانا عبدالغفور قاسمی صاحب' ناظم: مولانا سیف الرحمٰن ساجد صاحب' ناظم تبلیغ: مولانا محمد خان صاحب' ناظم نشرواشاعت: رانا محمد نوید خان صاحب' خازن: قاری محمد ارشاد ہزاروی صاحب' نمائندہ مجلس عمومی: مولانا عبدالغفور قاسمی صاحب

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔فیصل کالونی گوجرانوالہ

امیر: حاجی عبدالرحمٰن صاحب' ناظم: محمد نذیر صاحب' ناظم تبلیغ: محمد سرور نوید صاحب' ناظم نشرواشاعت: محمد عبداللہ صاحب' خازن: عبدالمجید صاحب' نمائندہ مجلس عمومی: حاجی عبدالرحمٰن صاحب

ادارہ

تبصرہ کتب

ا۔ سوانح حیات حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ

مجاہد ملت۔ جمیعۃ علماء اسلام کے بانی رہنما۔ حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کاشمیریؒ کے شاگرد۔ حضرت امیر شریعت رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھی۔ حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی کی سوانح حیات پر حضرت مولانا سید منظور احمد شاہ آسی نے قلم اٹھایا ہے۔ کئی اکابر کے مضامین۔ اخبارات و رسائل سے مواد لیکر ۵۱۰ صفحات کی کتاب مرتب کردی ہے۔ جس سے حضرت مولانا ہزاروی مرحوم کی شخصیت کے تمام پہلو اجاگر ہوگئے ہیں اور ان کی زندگی کی تمام جدوجہد کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔ کاغذ عمدہ کتابت و طباعت قابل برداشت' بلکہ مناسب مجلد کتاب کی قیمت دو صد روپیہ

۲۔ ایمان کی جان۔ شہد سے میٹھا محمدؐ نام

مانسہرہ کے نوجوان عالم دین حضرت مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی نے پانچصد بارہ صفحات پر مشتمل اس کتاب میں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ مختلف جگہ سے مختلف شخصیات کے مضامین و رسائل کو عمدہ ترتیب سے جمع کردیا ہے۔ محنت قابل داد ہے۔ قیمت یکصد نوے روپے۔ کاغذ سفید۔ طباعت و کتابت مانسہرہ جیسے دور افتادہ علاقہ کی شایان شان۔

۳۔ قہر خداوندی بر گستاخان اصحابؓ نبیؐ

دو سو انیس صفحات کی یہ کتاب بھی مولانا قاضی محمد اسرائیل کی ترتیب دادہ ہے۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تیار کردہ جماعت صحابہ کرامؓ کی عزت و تکریم دین اسلام کی جان اور ایک مسلمان کی علامت ہے۔ جو لوگ ان کا احترام روا نہیں رکھتے۔ وہ دنیا و آخرت میں کسی تکریم کے مستحق نہیں۔ اس عنوان پر مختلف اکابرین کے کتب و رسائل سے قابل قدر مواد اس کتاب میں جمع کردیا گیا ہے۔ قیمت بہتر روپے۔ اکابرین کی تصدیقی آراء نے کتاب کی اہمیت میں اضافہ کردیا ہے۔ کاپیاں جوڑتے وقت کاپی پیسٹر نے صفحات ادھر ادھر لگا کر کتاب کے حسن کو ماند کردیا ہے۔ اغلاط نامہ لگا کر تلافی کی کوشش کی گئی ہے طباعت و کتابت گزارہ کی' کاغذ

سفید۔ کارڈ کور کا رنگین ٹائٹل ہے۔

۴۔ اسلامی اردو:۔ اسلامی اردو صفحات ۹۶۔ قیمت چالیس روپے۔

۵۔ جواہر اسلام:۔ صفحات ۱۱۶' قیمت ۶۵ روپے

۶۔ شاہراہ اسلام:۔ صفحات ۶۱ قیمت درج نہیں (اس رسالہ میں سوال و جواب کی طرز پر تین سو تیرہ مسائل کا جواب دیا گیا ہے)

۷۔ نور الابصار:۔ یعنی مجموعہ چہل احادیث۔ صفحات ۶۴' قیمت ۲۵ روپے (چالیس مختلف احادیث کا ترجمہ)

۸۔ مرزا قادیانی کی کہانی سوالات کی زبانی:۔ صفحات ۳۲' قیمت ۱۵ روپے۔ رنگین کور کارڈ ٹائٹل

۹۔ گستاخ رسول کی سزا:۔ انٹر نیشنل گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلہ میں خصوصی انعام یافتہ مضمون۔ کاغذ۔ طباعت۔ کتابت۔ ٹائٹل اتنا عمدہ کہ جی بھر کر تعریف کرنے پر انسان کو مجبور کر دیتا ہے۔ دلبرا و جان افزاء۔ قیمت ۲۵ روپے صفحات ۴۸

۱۰۔ اہل جنت اہل سنت:۔ قیمت ۲۵ روپے۔ صفحات ۳۲

۱۱۔ پیغمبر انقلابﷺ:۔ اس عنوان پر حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی کا ایمان پرور معلومات افزاء خطاب۔ صفحات ۶۴' قیمت ۳۰ روپے

۱۲۔ نجم الاسلام:۔ صفحات ۸۸ قیمت ۶۰ روپے

۱۳۔ قہرالٰہی بر فتنہ گوہر شاہی:۔ صفحات ۲۶ قیمت درج نہیں۔

یہ تمام کتب و رسائل حضرت مولانا قاضی محمد اسرائیل صاحب کے مرتب کردہ ہیں۔ مولانا کو کتب و رسائل کو شائع کرنے کا بھرپور جذبہ قدرت نے ودیعت کیا ہے۔ دھیرے دھیرے سفر شروع کیا۔ اب رواں دواں ہیں۔ مستقبل خدا کرے تابناک ہو۔ یہ تمام مذکورہ کتب و رسائل جو آج کی صحبت میں زیر تبصرہ ہیں۔ مکتبہ انوار مدینہ جامع مسجد صدیق اکبر محلہ صدیق آباد (اپر چھتی) مانسہرہ سے حاصل کیئے جاسکتے ہیں۔ شائقین ضرور توجہ کریں۔ (ادارہ)

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نوشہرہ ککے زئیاں تحصیل پسرور

امیر: چوہدری محمد یوسف صاحب' ناظم: قاری احسان احمد صاحب' ناظم تبلیغ: محمد یوسف باجوہ صاحب' ناظم نشرواشاعت: حافظ محمد اعظم صاحب' خازن: نبیل احمد صاحب' نمائندہ مجلس عمومی: قاری احسان احمد صاحب

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ کھر پہ ضلع سیالکوٹ

امیر: مولانا اعجاز حسین شاہ صاحب' ناظم: ذوالفقار علی صاحب' ناظم تبلیغ: محمد اشرف صاحب' ناظم نشرواشاعت: وحید احمد صاحب' خازن: رفاقت علی صاحب' نمائندہ مجلس عمومی: مولانا اعجاز حسین شاہ صاحب

چہل حدیث

مولانا محمد طیّب ○ قاضی احسان احمد

حدیث نمبر۹

عن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب۔ رواہ الترمذی ج۲ / ۲۰۹

ترجمہ:۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب ہوتے۔ (ترجمہ از ختم نبوت کامل)

(ف) اگر میرے بعد کوئی نبی یا رسول بننا ہوتا تو عمر فاروق بنتے

حدیث نمبر۱۰

عن عرباض بن ساریۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انی عند اللہ مکتوب خاتم النبین وان آدم لمنجدل فی طینتہ۔ رواہ کنز العمال ج۲ / ۲۱۲، مشکوۃ شریف

ترجمہ:۔ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ کے نزدیک خاتم النبین اس وقت لکھا ہوا تھا جبکہ آدم پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔ (ترجمہ از ختم نبوت کامل) اپنی ابتدائی حالت میں تھے انکی مٹی گوندی جارہی تھے

حدیث نمبر۱۱

عن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ذر اول الرسل آدم و اخرھم محمد۔ رواہ کنز العمال ۰ ۸ ۴ جلد ۱۱

ترجمہ:۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو ذر نبیوں میں سب سے پہلے نبی آدم ہیں (علیہ السلام) اور سب سے آخری نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ (ترجمہ از تحفہ قادیانیت)

حدیث نمبر ۱۲

عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی۔ رواہ البخاری ج ۲ / ۶۳۳، مسلم ج ۲ / ۲۷۸

ترجمہ:۔ حضرت سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ تم میرے ساتھ ایسے ہو جیسے حضرت ھارون ’موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا (اس لئے تم ہارون علیہ السلام کی طرح نبی نہیں) ترجمہ از ختم نبوت کامل)۔

حدیث نمبر ۱۳

عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا قائد المرسلین ولا فخر وانا خاتم النبین ولا فخر وانا اول شافع و مشفع ولا فخر (رواہ کنز العمال ص ۱۰۹ ج ۶ مشکوۃ شریف ص ۵۱۴ ج ۲ ’مسند دارمی ص ۳۱ ج ۱)

ترجمہ:۔ حضرت جابر بن عبد اللہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں تمام رسولوں کا پیشوا ہوں اور کوئی فخر نہیں اور میں خاتم النبین ہوں اور کوئی فخر نہیں اور میں قیامت کے روز پہلا شفاعت کرنے والا اور مقبول الشفاعت ہوں اور کوئی فخر نہیں (ف) ولا فخر۔ یہ بطور فخر کے نہیں بلکہ حقیقت ہے

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ کھاریاں

امیر: قمر زمان صاحب’ ناظم: حفیظ احمد معاویہ صاحب’ ناظم تبلیغ: قمر زمان صدیقی صاحب’ ناظم نشرواشاعت: ہارون اصغر صاحب’ خازن: اللہ دتہ مغل صاحب’ نمائندہ مجلس عمومی: قمر زمان صاحب

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ تتلے عالی ضلع گوجرانوالہ

امیر: مولانا محمد حنیف انور صاحب’ ناظم: ملک محمد اشرف صاحب’ ناظم تبلیغ: قاری محمد اصغر صاحب’ ناظم نشرواشاعت: حافظ محمد شفیق صاحب’ خازن: مقصود احمد رحمانی صاحب’ نمائندہ مجلس عمومی: مولانا محمد حنیف انور صاحب

احتساب قادیانیت جلد دوم

مجموعہ رسائل

شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ

عالمی مجلس کے مرکزی شعبہ نشر و اشاعت نے اکابرین امت کی رد قادیانیت پر نگارشات قلم کو یکجا کر کے احتساب قادیانیت کے نام سے شائع کرنے کا اہتمام کیا ہے۔

احتساب قادیانیت جلد اول جو مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ کے ۱۴ رسائل پر مشتمل ہے اس کے دو ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

اب احتساب قادیانیت جلد دوم شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کے رد قادیانیت پر دس رسائل کو یکجا کر کے شائع کیا ہے

حضرت کاندھلویؒ کے دس رسائل جو احتساب قادیانیت جلد دوم یکجا کیے ہیں ان کے نام یہ ہیں۔
ختم نبوت۔ شرائط نبوت۔ حضرات صوفیاء کرام اور مولانا محمد قاسم نانوتویؒ پر مرزائیوں کا بہتان و افتراء۔ الاعلام بمعنی الوحی و الکشف و الالہام۔ کلمۃ اللہ فی حیات روح اللہ المعروف۔ حیات عیسیٰ علیہ السلام۔ القول المحکم فی نزول ابن مریم۔ لطائف الحکم فی اسرار نزول ابن مریم بمع ظہور مہدی۔ اسلام اور مرزائیت کا اصولی اختلاف۔ دعاوی مرزا۔ احسن البیان فی تحقیق مسئلۃ الکفر والایمان یعنی مسلمان کون؟ کافر کون؟۔ صفحات ساڑھے پانچ صد۔ کاغذ عمدہ سفید۔ کتابت کمپیوٹر۔ طباعت انتہائی اعلیٰ ٹائٹیل۔ چار رنگ۔ جلد ڈائی دار مضبوط و خوبصورت، قیمت ڈیڑھ صد روپے (۱۵۰) رقم کا پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ہے وی پی نہ ہوگی۔

ملنے کا پتہ

ناظم دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

فون نمبر 514122

ناپاک مرزا

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب میں واضح طور پر لکھا ہے:

"جو مجھے نہیں مانتا اور میری کتابوں کو نہیں مانتا' وہ بدکار عورتوں کی اولاد ہے"۔

جس کتاب کے یہ الفاظ ہیں.... اس کا نام آئینہ کمالات اسلام ہے.... لیکن ہم اس کتاب کو آئینہ کمالات اسلام نہیں کہتے..... ہاں، آئینہ کمالات مرزا ضرور مانتے ہیں.... اس لئے کہ اس کا یہ دعویٰ خود اسے لے ڈوبا۔

مرزا کا ایک بیٹا تھا "فضل احمد".... وہ مرزا پر ایمان نہیں لایا تھا' اس نے مرزا کو نہیں مانا تھا' نہ مرزا کی کتابوں کو مانا تھا..... جب وہ مرا تو مرزا نے اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھا تھا.... کیونکہ ان لوگوں کا کہنا تھا.... غیر مرزائیوں کا جنازہ نہ پڑھو۔

ثابت ہوا مرزا فضل احمد بدکار عورت کی اولاد تھا.... مرزائیوں سے جب ہم یہ بات کہتے ہیں تو ان کے مبلغ اور مربی فوراً" کہ اٹھتے ہیں.... جی نہیں.... ذریۃ البغایا کا مطلب ہے کہ سرکش' ایسا کہہ کر وہ دھوکا دیتے ہیں' اس لئے کہ مرزا نے خود اس لفظ کا ترجمہ بدکار عورت کیا ہے.... اور ان لوگوں نے جو قرآن کریم کی تفسیر لکھی ہے' اس میں بھی سورۃ مریم کے باب میں یہ ترجمہ اور تفسیر دیکھی جا سکتی ہے۔

لٰہذا یہ بات غلط ثابت ہو جاتی ہے اور مرزا کی بیوی بدکار عورت مرزا کے اپنے قول سے ثابت ہو جاتی ہے.... اب آپ قرآن کریم کی سورہ نور کی آیت ملاحظہ فرمائیں' اس آیت میں اللہ تعالیٰ واضح طور پر فرما رہے ہیں:

"ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لئے ہیں اور ناپاک مرد ناپاک عورتوں کے لئے ہیں"۔

آپ نے ملاحظہ فرمایا.... مرزا اپنے اعلان کے مطابق ناپاک مرزا ثابت ہو گیا' ایک بدکار عورت کا بدکار شوہر ثابت ہو گیا.... آخر یہ قادیانی لوگ ہم سے اور کیا ثابت کرانا چاہتے ہیں.... یوں ثابت کرنے کو ہم بہت کچھ ثابت کریں گے اور آپ پڑھ کر سر دھنیں گے..... ان شاء اللہ

تاجدارِ ختمِ نبوّت زندہ باد

فرما گئے یہ ہادیؑ لانبی بعدی

سولہویں سالانہ ۱۶

ختمِ نبوّت کانفرنس

مُسلم کالونی (ربوہ) صِدیق آباد

۲، ۳، اکتوبر ۹۷ء مطابق ۲۹، ۳۰ جمادی الاوّل ۱۴۱۸ھ بروز جمعرات، جمعہ

زیرِ صدارت: مخدوم المشائخ، حضرت مولانا

خواجہ خان مُحمّد صاحب مدظلہٗ

امیر مرکزیہ: عالمی مجلسِ تحفظ ختمِ نبوت پاکستان

علماء، مشائخ
سیاسی قائدین
دانشور اور وُکلاء
خطاب فرمائیں گے

فون نمبرز

ملتان	اسلام آباد	گوجرانوالہ	لاہور	سرگودھا	فیصل آباد	ٹنڈو آدم	کراچی	ربوہ	کوئٹہ
۵۱۴۱۲۲	۸۲۹۱۸۶	۲۱۵۶۶۳	۵۸۶۲۴۰۴	۷۱۰۴۷۴	۶۳۳۵۲۲	۷۱۶۱۳	۴۸۰۳۳۷	۹۶۶	۸۴۱۹۹۵

عالمی مجلسِ تحفظ ختمِ نبوّت پاکستان، ملتان